نمونہ بنیں

خود وہ نمونہ پیش کریں جیسا آپ لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں۔

ڈیو اینڈریو

عنوانات

یسوع نے پہاڑ پر رویوں کے بارے میں سمجھایا۔

تعارف : نمونہ بننا۔ اپنے آپ میں وہ تبدیلی لاؤ جو تم دنیا میندیکنھا چاہتے ہو

1۔ مبارک ہیں وہ جو غریب ہیں اور وہ جو دل سے ان کے ساتھ ہیں۔
2۔ مبارک ہیں وہ جو ماتم کرتے ہیں۔ جو واویلا کرتے، فریاد کرتے اور چلا چلا کر روتے ہیں
3۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں۔ جو اپنے آپ کو روکتے اور قابو میں رکھتے ہیں۔
4۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے متلاشی ہیں۔ تاکہ دوسرونسے مختلف کریں۔

5. مبارک ہیں وہ جو مہربان ہیں۔ جو دوسروں کے ساتھ وہی رویہ رکھتے ہیں جو وہ اپنے کے ساتھ رکھتے ہیں۔
6. مبارک ہیں وہ جو دل کے راست ہیں۔ جو حقیقی طور پر اپنے اعمال کو صاف رکھتے ہیں۔
7. مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں۔ جو خدا کے سچےبچے ہیں۔
8. مبارک ہیں وہ جو راستی کے سبب سے ستائے گئے۔

آنٹی گلیڈس۔ نہ کہ انکل جارج نے ہمیں آگے کا راستہ بتایا۔

نتیجہ : ہم ہوسکتے ہیں۔ ہم وہ تبدیلی لا سکتے ہیں جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔

رویے

(1) وہ اس بھیڑ کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب بیٹھ گئے تو اس کے شاگرد اس کے پاس آئے۔
2) اور وہ اپنی زبان کھول کر ان کو یوں تعلیم دینے لگا۔
(3) مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔
(4)مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔
(5)مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ (6)
(7)مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔
(8)مبارک ہیں وہ جو دل کے پاک ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔
(9)مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہی (10) ان ہی کی ہے۔

متی) 5:1-10

(20)پھر اس نے اپنے شاگردوں کی طرف نظر کر کے کہا۔۔۔
مبارک ہو تم جو غریب ہو کیونکہ خدا کی بادشاہی تمہاری ہے۔

مبارک ہو تم جو اب بھوکے ہو کیونکہ تم آسودہ ہو گے۔ مبارک ہو تم جو اب روتے
(21) ہو کیونکہ ہنسو گے۔
(22) جب ابن آدم کے سبب سے لوگ تم سے عداوت رکیھں گے اور تمہیں
خارج کردیں گے اور لعن طعن کریں گے اور تمہارا نام برا جان کر
کاٹ دیں گے تو تم مبارک ہوگے۔
(23) اس دن خوش ہونا اور خوشی کے مارے اچھلنا۔ اس لیے کہ دیکھو
آسمان پر تمہارا پڑا اجر ہے کیونکہ ان کے باپ دادا نبیوں کے ساتھ
بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
(24) مگر افسوس تم پر جو دولت مند ہو کیونکہ تم اپنی تسلی پا چکے۔
افسوس تم پر جو اب سیر ہو کیونکہ بھوکے ہو گے۔ افسوس تم پر جو اب ہنستے ہو
(25) کیونکہ ماتم کرو گے۔
(26) افسوس تم پر جب سب لوگ تمہیں بھلا کہیں کیونکہ ان کے باپ دادا بھوٹے
نبیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔
(لوقا6:20-26)

نمونہ بنیں

اپنے آپ میں وہ تبدیلی لاؤ جو تم دنیا میندیکنھا چاہتے ہو

میں یہ سوچ کر پریشان ہو تا ہوں کہ انتہا پسندوں نے دنیا کا کیا انتظام بنا دیا ہے۔
اور ہم جو کہ خدا کے نام پر قتل و غارت کے خلاف ہیں بظاہر کمزور اور ناتواں
نظر آتے ہیں۔
میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہماری یہ سوچ ایک دھوکا ہے کہ ہم دوسروں کو
تبدیل کر سکتے ہیں لیکن اپنا آپ۔ سچ یہ ہے کہ ہم ان کو تبدیل نہیں کر سکتے ہم
صرف اپنے آپ کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ ہمیں سکون کا متبادل تلاش کرنا چاہیے۔
اور ان کو باقاعدگی سے دہرانا چاہیے۔

’’اے خدا مجھے سکون عطا فرما تاکہ میں ان لوگوں کو قبول کر سکوں جن کو
میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ لوگوں کو بدلنے کا حوصلہ عطا فرما اورمجھے یہ عقل
مندی بخش کہ میں جان سکوں یہ میں ہوں‘‘

حتیٰ کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم صرف اپنے آپ کو تبدیل کر سکتے ہیں پھر بھی ہماری
آرزو اکثر انتہائی اونچے درجے پر پہنچ جاتی ہے۔

بڑے لوگ بڑے کا م کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم ذہنی طور پر بڑے لوگ بن سکتے ہیں۔
دنیاوی اصطلاح کے مطابق، ہم صرف چھوٹے لوگ ہی بن سکتے ہیں۔ اور چھوٹے
لوگ ہونے کے ناطے ہم چھوٹے کام کر سکتے ہیں۔ عظیم کام ہو سکتے ہیں۔ یہ اس
کا نتیجہ نہیں کہ چھوٹے لوگ بڑے ناممکن کام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں،

بالکہ یہ کہ بہت سے چھوٹے لوگ مجموعی طور پر چھوٹے چھوٹے کام کیے جو ہم کر سکتے ہیں۔

چھوٹے لوگ ہونے کے ناطے ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم دنیا کوتبدیل کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم بالکل کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم دنیا میں وہ تبدیلی لانے کے لیے پورے زور و شور کے ساتھ وہ چھوٹے چھوٹے کام کر سکتے ہیں جو ہم دینا میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

اور جب ہم اجتماعی طور پر وہ کام کرنا شروع کر دیں گے جو ہم چاہتے ہیں کہ وہ بذاتِ خود کریں۔ تو یہ ان سیاست دانوں کی ذاتی دلچسپی میں ہوگا جو اپنی سیاست بچائے رکھنے کے لیے ایسی حکمتِ عملی بنائیں گے جو کہ دنیا کے بارے ہمارے فکر کی عکاسی کریں۔

منصوبہ الف کے مطابق دوسروں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جیسا وہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں، 2001-11-09 کو اسامہ بن لادن نے امریکی ریاست کے دنیا کے تجارتی مرکز کے جڑواں برج پر حملے کا حکم دیا۔ جب دنیا حیرت زدہ تھی تو اسامہ بن لادن چلایا ’’ امریکہ خدا قادر مطلق کے عذاب کا شکار بن گیا چنانچہ اس کی دو اہم عمارتیں تباہ ہو گیئں۔ اس کے بدلے میں جارج بش نے اسامہ بن لادن پر افغانستان میں اور صدام حسین پر عراق (جس کے پاس کوئی محلق ہتھیار نہیں تھے اور نہ ہی اس کا 11-9 سے کوئی تعلق تھا لیکن اس نے بش سینئر کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی) میں حملے کا حکم دیا۔ بش نے دعویٰ کیا کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ القاعدہ کو تباہ کر دو اور میں نے ان پر حملہ کر دیا، اور اس کے بعد اس نے مجھے ہدایت دی کہ صدام کو نشانہ بناؤ جو کہ میں نے بنایا۔ اور اس کے نتیجے میں ایک لاکھ بے گناہ شہری مارے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ کی حکمتِ عملی آخر کار ہمیں اندھا بنا دیتی ہے۔ اور ہم دیکھنےکے قابل نہیں رہتے آئیں ہم اکیلے وہ کام کریں جو محبت، امن، اور انصاف کو فروغ دیں۔

نمونہ بننے کا مطلب ہے ’’ دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو ہم اپنے لیے چاہتے ہیں‘‘ 1993 میں تمام مذاہب کی پارلیمنٹ نے شکاگو میں ایک اجلاس طلب کیا جس میں دنیا بھر سے 8000 لوگ شامل ہوئے تاکہ وہ سب مذہبی روایات میں سے ایک مشترکہ اخلاقی اصول تلاش کر سکیں جس سے تشدد کو روکا جا سکے۔ اور انہوں نے ایک سنہری اصول بنایا۔ بلکہ یہ پرانا روحانی سنہری اصول تھا۔ ’’ دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ مذہب کے قطع نظر یہ اصول تمام لوگوں کے لیے ہے۔ اپنے آپ میں وہ تبدیلی لاؤ جو تم دنیا میں دیکھنا چاہتے ہو۔

اس سنہری اصول کی قدر اس لیے ہے کہ یہ نا صرف مذہبی لوگوں کے لیے قابلِ قبول ہے بلکہ یہ ان کے لیے بھی قابلِ قبول ہے جو لا دین ہیں۔ عام عمل درآمد کے لحاظ سے اخلاقی نظام ہر جگہ ایک ہی جیسا دیکھائی دیتا ہے۔ لیکن اس سنہری اصول میں اتنی قوت تھی کہ سب لوگ اس کے ساتھ متفق ہو گئے، لیکن اس کی کمزوری یہ تھی کہ یہ راہنمائی کے لحاظ سے مبہم تھا۔

اسی وجہ سے یسوع ناصری نے پہاڑ پر اپنے تابناک پیغام میں اس سنہری اصول کی پچیدگی کو کھولنے کے لیے اتنا وقت صرف کیا، اور رویے کے بارے اپنی صلاح کا خلاصہ پیش کیا۔

مسلہ یہ ہے کہ کچھ لوگ جو یسوع کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں، حتیٰ کہ وہ جو اپنے آپ کویسوع پر اعتقاد رکھنے والے کہتے ہیں۔ وہ رویوں کواخلاقی لحاظ سےتین وجوہات کی بنا پر سنجیدگی سے لیتے ہیں۔

پہلا یہ کہ رویے گھرجا گھروں میں بہت کم سکھایا جاتا ہے(میرا دوست نِک کہتا ہے کہ میں اپنے گھرجا گھر میں ایک دفعہ بھی رویوں کا پیغا م نہیں سنا) اگر رویوں کا حوالہ دیا جاتا، تو وہ تصویری پوسٹ کارڈ کی شکل میں روحانی حوالہ جات ہوتے، نہ کہ بنیادی مشقی اصول۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ پہاڑ پر پیغام میں رویوں کے تعارف کے طور پر لیا جاتا ہے، جب سے گھرجا گھروں نے بادشاہوں کے ماتحت کام کرنا شروع کیا ہے تب سے لے کر رویوں کو ایک نمونے کے طور پر سکھایا ہی نہیں گیا۔ جیسا کہ یہ ضروری تھا کہ بنیادی مشقوں کو ایک طرف رکھا جاتا (جیسے دوسری گال بھی پھیرنا)بلکہ یہ شاہی تقاضے کو پورا کرنے کےلیےتھا کہ اس کے مخالف کیا جائے ((کہ تلوار اٹھاؤ اور سلطنت کا دفاع کرو

تیسری وجہ یہ ہےکہ جب لوگوں نے پہاڑ کے پیغام کو اخلاقی نمونے کے لیے دوبارہ بیان کیا، تو بدقسمتی سے انہوں نے اس کو غلط بیان کیا اور اس کو صرف ایک اخلاقی خیال بنا دیا، لیکن غیر حقیقی راہنمائی (غصہ نہیں) نے یسوع کو مکمل طور پر غیر مناسب اور غیر منتقی بنا دیا۔
میں امید کرتا ہو ں کہ میں آپ کو پہاڑ کا پیغام عام طور پر اور رویوں کو خاص طور پر بیان کروں گا۔ جو کہ دراصل خالص، تصوراتی،اور تابناک طریقے سے کرنے والے قیاس ہیں جو کہ ہمیں غریب اور پر تشدد دنیا کو مصروف رکھنے کے لیے راستہ فراہم کرتے ہیں

رویے

رویوں میں، میں خیال کرتا ہوں کہ یسوع ہمیں اخلاقی راہنمائی عطا فرمائے جو کہ ہمیں نمونہ بننے کے لیے مدد کرے جو ہم ان میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

آئیں ہم ایک لمحے کے لیے رویوں کی عکاسی کریں

(3) مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔
(4)مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔
(5)مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ (6)
(7)مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔
(8)مبارک ہیں وہ جو دل کے پاک ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔
(9)مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہی (10) ان ہی کی ہے۔

متی 5:3-10

رویوں میں کون سے لوگ مبارک ٹھہرائے گئے؟

1۔ غیریب یا دل کے غیریب-جو دل کے غریب ہونے کے ناطے غریبوں جیسے ہیں۔

2۔ وہ جو ماتم کرتے ہیں۔ جو دنیا کی بے انصافی کے سبب سے ستائے گئے۔

3۔ جو حلیم ہیں۔ جو غصہ تو کرتے ہیں لیکن جارہیت نہیں کرتے۔

4۔ وہ جو راستبازی کے سبب ے بھو کے اور پیاسے ہیں۔ جو انصاف کے متلاشی ہیں

5۔ وہ جو شفیق ہیں جو ضرورت کے وقت ہر ایک پر رحم کرتے ہیں۔

6۔ وہ جو دل کے خالص ہیں۔ جن کا دل کلی طور پر راستی ہی کرنا چاہتاہے۔

7۔ وہ جو امن کے خواہاں ہیں - جو جنگ میں بھی دینا میں امن کے لیے کام کرتے ہیں۔

8۔ وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے- جو اسی وجہ سے مصیبت اٹھاتے ہیں۔

رویوں کی ہر ایک برکت میں کیا صفت پائی جاتی ہے؟

1- غریبوں کو مرکز بنایا کیا (نہ کہ معیار اور امیروں کو) انسانیت

2- دنیا میں بے انصافی پر غم کیا گیا ہے۔
دکھ دینا

3- غصہ آنا لیکن جارہیت کا مظاہرہ نہ کرنا۔
اپنے آپ پر قابو

4- صرف انصاف کی تلاش (نہ کہ بدلے کی) راستبازی

5- ہر ایک پر ضرورت کے وقت رحم کرتےہیں۔
رحم

6- جو راست بازی کے لیے کلی طور پر تیار رہتےہیں۔
کاملیت

7-جو دنیا میں امن کے لیے کام کرتےہیں۔ غیر تشددانہ

8- وہ جو صرف اپنی راست بازی کے سبب مصائب کا شکار ہوتے ہیں -
ثابت قدمی

اگر ہم رویے میں نمونہ بننے کی صفتوں کی برکات کو اپنی اندگی کے لیے راہنمائی بنائیں توآپ تصور کریں کہ ہم کس قسم کے انسان ہو سکتے ہیں۔

1- ہم دل کے غریبوں کے ساتھ پہچانے جا سکتے ہیں۔

2- ہم انصاف اور عدل کے سبب سے ستائے جا سکتے ہیں۔

3- ہم غصہ کریں گے لیکن جارہیت نہیں کریں گے۔

4- ہم انصاف طلب کریں گے خواہ وہ ہمارے دشمن ہوں۔

5- ہم ضرورت کے وقت ہر ایک پر رحم کریں گے۔

6- ہم راست بازی کے لیے کام کریں گے نہ کہ صرف شہرت کمانے کےلیے۔

7- ہم تشدد میں بھی امن کے لیے کام کریں گے۔

8- ہم بجائےدکھی ہونے کے برداشت کریں گے۔

رویوں میں یسوع نے ہمیں راہنمائی فراہم کی ہے کہ ہم ایسے لوگ بنیں جو کہ موجودہ حکومتوں کے خلاف ہوں۔

اگلے آٹھ حصوں میں، میں آپ کو رویوں میں سےایک ایک کر کے ہر ایک سے گزاروں گا۔ اور یہ بتاؤں گا کہ یہ کیسے ہماری زندگی تبدیل کر سکتے ہیں۔

1- مبارک ہیں وہ جو غریب ہیں اور وہ سب جو دل کے غریب ہیں۔

جب ہم رویوں یا کہ متبرک حاضری پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں جو کہ یسوع کے اس پیغام سے جڑی ہوئی ہے جو اس نے پہاڑ پر دیا تو عام طور پر ہم متی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جو ہم سب جانتےہیں کہ یہاں سے شروع ہوتا ہے ''مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ خدا کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔ (1-5)

لیکن یسوع کے اس پہاڑ پر بات چیت کا اصل مطب حاصل کرنے کےلیے، ہمیں لوقا کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ جو یہ کہتا ہے '' مبارک ہو تم جو غریب ہو کیونکہ خدا کی بادشاہی تمہاری ہے،مگر تم پر افسوس جو دولت مند ہو کیونکہ تم اپنی تسلی پا چکے'' (6:20-24)

جب ہم متی کو پڑھتے ہیں، ہم میں سے بہت سے تسلی پاتے ہیں۔ کیونکہ ہم اپنے آپ کو غریب یا دل کا غریب سمجھتے ہیں۔ اور یسوع کا برکت کا وعدہ ہم سب کے لیے بہت تسلی کا باعث ہے جو کہ کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جب ہم لوقا کا مطالعہ کرتے ہیں، اگر آپ میری طرح ہیں، تو بلاشبہ آپ بہت بے چینی محسوس کریں گے۔
کیونکہ، ہم میں سے کوئی بھی اپنے آپ کو امیر نہیں مانے گا۔

(''امیر'' وہ لوگ ہیں جن کے پاس ہم سے بہت زیادہ ہے)۔ ہم گہرائی سے جانتے ہیں کہ ہم ''امیر'' ہیں یا ''امیر'' ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ہم یسوع کی غریبوں کے بارے تصدیق اور''امیروں'' کے لیے ملامت بہت بے چینی کے ساتھ پڑھ چکے ہیں۔ یہ بلاشبہ بہت مقابلے والا سامان ہے۔

جب ہم اس کے موافق اور زیادہ جاننے کی امید میں اور پھرے پڑھتے ہیں، تو ہم جہاں بھی مڑیں ہمیں اور زیادہ غیر مصالحت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی ماں مریم نے کہا کہ اس کے بیٹے یسوع کے وسیلے، خدا نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کیا اور دولت مندوں کو خالی لوٹا دیا۔ (لوقا 1:53

) اور ''غیریبوں کو خوش خبری 8:9 کرنتھیوں2یسوع میں ''خدا غیریب بن گیا'' (
) اسے کہیں بھی سر 2.7) وہ ''چرنی میں پیدا ہوا''۔ (لوقا 18 4:دی''۔ (لوقا
دھرنے کے لیے جگہ نہ ملی'' (لوقا9:58) اس کی جیب میں کوئی رقم نہیں تھی۔
جب اسے سکے کی ضرورت پڑی تو اس کے لیے اسے کسی سے مانگنا پڑا۔
(مرقس12:15) اس کا تعلق لگاتار غریبوں سے رہا، اس نے بے آسرا کو گود میں
لیا اور بیماروں کو شفا دی۔(متی11:45) اور حوصلے کے ساتھ غریبوں کی وکالت
کرتا رہا۔ اس نے ہیکل میں سے کاروبارکرنے والوں کو ایسے باہر نکالا جیسے
(کئی سال پہلے اس کے والدین کو نکالا گیا تھا۔ (مرقس17-11:15

) اور 6.19یسوع نے ''امیروں'' کے بارےخطرے کے بارے تنقید کی۔ (متی
امیروں کی تضحیک کی ہے۔ (متی29-6:25) یسوع نے ایک امیر کی کہانی سنائی
) 12:16جو کہ بہت کامیاب کاروباری تھا، اسے '' بے وقوف امیر'' کہا ہے۔ (لوقا
یسوع نے کہا '' اگرآدمی ساری دنیا کوحاصل کرے اور اپنی جان کھو دے تو اسے
(9:25کیا فائدہ ہوگا؟'' (لوقا

یسوع نے تمثیل کے ذریعے امیروں کے بارے اپنی سوچ کا اظہار کیا کہ وہ کس طرح رسوائی سے اپنی جان دیتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک دولت مند تھا جو ارغوانی اور مہین کپڑے پہنتا اور ہر روز شان و شوکت سے رہتا تھا۔ اور لعزر نامی ایک غریب ناسور سے بھرا ہوا اسکے کے دروازے پر ڈالا گیا جوٹکرے اس آدمی کی میز سے گرتے وہ ان کواٹھا کر اپنا پیٹ بھرتا تھاْ۔ یہاں تک کہ کتے بھی آ کر اس کے ناسور چاٹتے تھے۔ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے لے جا کر اسے ابرہام کی گود میں پہنچا دیا۔ دولت مند بھی مئوا اور دفن ہوا۔ اس نے عالمِ ارواح میں عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکیھی اٹھائی اور ابرہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو۔ اس نے پکار کر کہا اے ابرہام مجھ پر رحم کر لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سِرا پانی میں بھگو کر میری زبان تر کرے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپتا ہوں۔ ابرہام نے کہا بیٹا یاد کر تو اپنی زندگی میں اچھی چیزیں لے چکا اور اسی طرح لعزر بری چیزیں لیکن اب وہ یہاں تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے۔ (لوقا
16:9-25

اس تمثیل سے یسوع کے اس معاشرے کے بارے پُرجوش وعدے کا پتا چلتا ہے جو ابھی درہم برہم ہے لیکن ایک دن ضرور ترقی کرے گا۔ وہ معاشرہ جو ہم سے بلکل مختلف ہے۔ جس میں جو اول ہے وہ آخر ہے اور جو آخر ہے وہ اول ہے، امیر اور (غریب دونوں برعکس ہیں۔

ایک عظیم حیرت یہ ہے کہ خدا کی مدد سے جنگ لڑنے والوں، ابتدائی مسیحیوں نے ناقابلِ پیمائش حد تک کامیابی حاصل کی، اور انہوں نے یسوع کے خواب کو

حقیقت بنانے کے لیے اتنا کچھ کیا جتنا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ (افسیوں3:20) انہوں نے انتخاب کیا '' بے وجودوں کو چن لیا تاکہ وجودوں کو 1نیست کرے'' (کرنتھیوں28-1:26) بار بار انہوں نے بے وقوفوں کی مدد کی اور حکیموں کو شرمندہ کیا، کمزوروں لوگوننے زور آوروں کو شرمندہ کیا۔ (1کرنتھیوں 1: 26) وہ مذہبی عقائد کے درمیان ایک ایسا معاشرہ تلاش کرنا چاہتے تھے جو برابر ہو جس معاشرے نے انہیں پہلے حق سے محروم رکھا۔ اور وہ کسی حد تک اس میں کامیاب رہے ایک بدحواس مشاہدہ کرنے والا یہ کہتا سنا گیا ہےکہ۔ '' ان لوگوں نے جہاں کو باغی کر دیا ہے'' (اعمال17:6

اس کلام کی روشنی مینیہ صاف عیاں ہے کہ یسوع کا کلام کیسے غریبوں کے لیے ''خوشخبری'' ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غریب ہیں کیونکہ اس باغی معاشرے میں جو کہ خدا کی بادشاہی ہے، غریبوں کے لیے عزت کا مقام ہے جو ہر جگہ ان کو ملتی ہے اور خدا فرماتا ہے کہ '' خدا کی بادشاہی ان ہی کی ہے'' وہ اس لیے مبارک نہیں کہ وہ غریب ہیں بلکہ اس لیے کہ و ہ غریب ہوتے ہوئے بھی چاہے جاتے ہیں۔ اور اس لیے کہ وہ چاہے جاتے ہیں، لوگ دولت کے ساتھ ان کی مدد کریں گے اور ان کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں گی۔ جب ابتدائی مسیحی یکدل تھے تو ان میں سے کسی نے بھی کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ جو چیز ان کے پاس ہے وہ ان کی ذاتی ملکیت ہے، بلکہ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ اس کو بانٹا کرتے تھے، چنانچہ ''ان کے درمیان کوئی ضرورت مند شخص نہیں تھا'' (اعمال 34-4:32)

جو بات اس میں واضح نہیں ہےوہ یہ ہے کہ یسوع کا کلام امیروں کے لیے کیسے '' خوشخبری'' ہو سکتا ہے۔ جب ایک امیر آدمی یسوع کےپا س آیا اور پوچھا کہ وہ اپنی روح کو واپس پانےاور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے کے لیے کیا کرے، تو یسوع نے جواب دیا ''اپنا سب کچھ بیچ کر غریبوں کو دے دو۔۔۔۔اور آ کر میرے پیچھے ہو لے'' (لوقا18:22) چنانچہ اب جو امیر ہیں ان کے لیے اس میں سے دیکنا مشکل ہے کہ خوشخبری کہاں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس میں کوئی خوشخبری نہیں ہے۔ اس میں''غریبوں'' کے لیے خوشخبری ہے- جو ''امیروں'' کے پاس ہے وہ سب ان کو ملنے والا ہے۔ لیکن اس میں ان کے لیے بھی خوشخبری ہے جو امیر ہیں۔ انہیں صرف اس بات کا صدمہ ہے کہ ان سے کیا مانگ لیا گیا ہے۔ ''اپنا سب کچھ بیچ کر غریبوں کو دے دو۔۔۔۔اور آ کر میرے پیچھے ہو لے'' انہوں نے یسوع کی یہ بات نہیں سنی ''اور تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا!'' لیکن وہ کرتا ہے۔ (لوقا18:22) اور یہ ان کی نجات ہے (لوقا9-18:8) ''مبارک'' ہیں وہ جو ''غریب'' ہیں۔ اسی طرح وہ سب بھی جو دل کے غریبوں کے ساتھ ہیں۔

مبارک ہیں وہ جو ماتم کرتے ہیں۔ جو واویلا کرتے، فریاد کرتے اور چلا چلا کر روتے ہیں
مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ (متی 5:4
میں یونانی سکالر نہیں ہوں، لیکن وہ جو یونانی جانتے ہیں ان کو معلوم ہےکہ اس جملے میں یونانی کا لفظ استعمال ہوا ہے تاکہ بتایا جا سکے کہ 'غمگین' کتنا طاقت ور لفظ ہے۔ یہ پیار کرنے والے کی کسی اپنے کی موت پر غمگین اور تباہ کن۔ سچی،تلخی،درد ناک، اورافسوس ناک صورتحال کو بیان کرتا ہے۔
یقینی طور پر دنیا میں بہت سی اموات واقع ہوتی ہیں جن پر ہم غم کرسکتے ہیں۔
فیصد دولت ہے اور وہ عیش و 80 فیصد لوگوں کے پاس دنیا کی 20جب کہ
فیصد طبقہ دنیا کی آمدنی کے 20عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ جب کہ نچلا
فیصد حصے پر گزارا کر رہا ہے۔ اور ان کی زندگیاں مایوسی اور محرومی 5.1
کے چکر میں پھنسی ہوئی ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ دنیا کی آمدنی میں اپنے جائز
حصص نہیں لگا سکتے، بہت سے لوگ مایوسی میں ہبے کم اجرت پر مزدوری
سینٹ سے کم اجرت میں روزانہ مزدوری 25 ملین سے زیادہ بچے 250کرتے ہیں۔
کرتے ہیں۔ اور کچھ لوگوں کو مجبوری میں اپنا جسم تک بیچنا پڑتا ہے۔ ایک ملین سے زیادہ بچوں کو عسمت فروشی پر مجبور کیا جاتا ہے۔ ملینوں کے حساب سے
سال سے کم عمر کے بچے ایڈزاور ایچ-آئی-وی کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اور 15

لوگ غیر یقینی طور پرہر روز، ہر ہفتے، ہرسال ایسی وجوہات کی بنا پر 25000 مر جاتے ہیں جو کہ قابلِ علاج ہیں۔

تاہم اگرچہ دنیا میں بہت غم ہے، لیکن ہم دینا کی موجودہ صورتحال پر غمگین نہیں ہو سکتے۔ ہم وہ محسوس کرتے ہیں جو ہم دیکھتے اور سنتے ہیں، اور ہمارا دیکھنا اور سننا اس بات پر منحصر ہے کہ ہم دینا میں کہاں کھڑے ہیں۔ اگر ہم ان بیس فیصد لوگوں میں شامل ہیں جو کہ اچھا کھاتے اور خوش ہوتے ہیں۔ (لوقا 6:25) ہم غالباً ان کے ساتھ خوشی منائیں گے جو خوشی مناتے ہیں۔ (رومیوں12:15) اگر اہم ان لوگوں میں سے ہیں جو بھوکےا ور روتے ہوئی سوتے ہیں۔ (لوقا6:25) تو ہم ان کے ساتھ غم کریں گے جو غم کرتے ہیں۔ (رومیوں12:15

کلام ہمیں بتاتا ہے کہ خدا تمام لوگوں کے ساتھ ہے خواہ وہ امیر ہوں یا غریب (پیدائش26:1-7) لیکن خدا کے دل میں غریبوں کے لیے خاص مقام ہے جن کے ساتھ سنگدلانا سلوک کیا جاتا ہے۔ (امثال 13:14) جب خدا یسوع میں آیا تو اس نے بتا دیا کہ وہ کن کے ساتھ ہے'' اس نے فرمایا 'جب تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا۔ ان میں سے جو چھوٹوں پر غور کرتے ہیں جیسے کنارہ کش، مصیبت زدہ، معذور،کچھ نہ کرنے کے قابل۔ تو تم نے میرے ساتھ کیا۔ (متی25:40،45) خدا فرماتا ہے کہ جب تم میرے لوگوں کو کچلتے ہو تو میں اس کو ذاتی طور پر لیتا ہوں۔ جیسے کہ تم مجھے کچل رہے ہو۔ اور مجھے اس کا بہت غم ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے'میرے لوگ کچلے جاتے ہیں، تو میں کچلا جاتا ہوں، میں غمگین ہوتا ہوں، اور خوف مجھے آ دباتا ہے۔
(یرمیاہ 8:21-22)

خدا کے لوگ ہونے کے ناطے ہمیں دنیا کو ویسے پیار کرنا چاہیے جیسے وہ کرتا ہے۔ اور اس وقت دنیا کے حالات کے مطابق جو بھی خدا کی طرح اس دنیا کو پیار کرتے ہیں وہ موجودہ حالات سے ضرور غمگین ہوتے ہیں جیسے خدا ہوتا ہے۔

جیسے ہم خدا میں رہتے ہوئے رحم کریں اور اپنے ہمسایوں کی تکلیف میں مدد کریں۔ جیسا کہ ہم امید رکھتے ہیں۔ تو بلاشبہ ہم ہمدردی یا پھر گہرائی سے تکلیف بانٹنے کی طرف راغب ہوتےہیں۔ (لوقا 10:27

جب ہمدردی کی بات آتی ہے تو یسوع ہمارا سب سے بڑا راہنما ہے۔ اور جب اس نے بھیڑ کو دیکھا تو اس کو لوگوں پر ترس آیا کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند جنکا چرواہا نہ ہوخستہ حال اور پراگندہ تھے۔' (متی 9:36

غم کے تین مراحل ہیں جو دنیا کے دکھ کے بدلے ہمدردی سے جڑے ہوئے ہیں۔

سب سے پہلا مرحلہ درد کے ساتھ رونے کا ہے۔ خواہ آپ شکار بنے ہوں یا آپ اس سے پیار کرتے ہوں جو شکار بنا ہے۔ یسوع درد کے مارے رویا جب اس کا بھائی لعزر مئوا۔ جب یسوع نےاسے روتے دیکھا، اور یہودی جو اس کے ساتھ آئے تھے وہ بھی رو رہے تھے، اس نے کہا''تم نے اسے کہاں رکھا ہے؟'' انہوں نے کہا ''اے خداوند'' چل کر دیکھ لے اور یسوع کے آنسو بہنے لگے۔ (یوحنا11:33-35)

دوسرا مرحلہ دکھ اور اس کے المناک اسباب کو جان کر فریاد کرنا ہے،جیسا کہ داؤد نے آہ و زاری کے گیتوں میں کیا ہے۔ یسوع نے یروشلیم پر آہ و زاری کی۔ جب وہ یروشلیم پہنچا اور اس نے شہر کو دیکھا، وہ رویا اور کہا ''کاش کہ تو اپنےاسی دن میں سلامتی کی باتیں جانتا ، مگر اب وہ تیری آنکھوں سے چھپ گئی ہیں۔ کیونکہ وہ دن تجھ پر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کرگھیر لیں گےاور ہر طرف سے تنگ کریں گے۔ اور تجھ کو اور تیرے بچوں کو جو تجھ میں ہیں زمین پر دے پٹکیں گے اور تجھ میں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ چھوڑیں گے اس لیے کہ تو نے اس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر نگاہ کی گئی۔ (لوقا19:41-44)

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ ان تنظیموں اور گروہوں پر تنقید کرکے چلا چلا کر رونے کا ہے جو کہ معاشرے کی تکلیف کا سبب ہیں جیسا کہ نبیوں نے کیا۔ چنانچہ عوام کو شامل ہونے کےلیے مجبور کیا جاتا ہے۔ یسوع ہیکل میں کاروبار کرنے والوں کے خلاف چلایا۔ ''یہودیوں کی عید فسح نزدیک بھی اور یسوع یروشلیم کو گیا۔ اس نے ہیکل میں بیل اور بھیڑ اور کبوتر بیچنے والوں کو اور صرافوں کو پایا۔ اور رسیوں کو کوڑا بنا کر سب کویعنی بھیڑوں اور بیلوں کو ہیکل سے نکال دیا اور صرافوں کی نقدی بکھیر دی اور ان کے تختے الٹ دیے۔ اور کبوتر فروشوں سےکہا کہ ان کو یہاں سے لے جاؤمیرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بناؤ۔ ((یوحنا2:13-16
یسوع ان کو برکت نہیں دے گا جو موجودہ صورتحال سے خوش ہیں وہ تو ان کو برکت دے گا جو غمگین ہیں۔

3۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں۔ جو اپنے آپ کو روکتے اور قابو میں رکھتے ہیں۔

مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ (متی 5:5
یسوع کےدور میںحلیمی کا تصور آج سے بہت الگ تھا، یہ لفظ اکثر 'کمزور' کےلیے استعمال کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ہم حلیم شخص کو کمزور کہہ سکتے ہیں،ایک ناتوں حیرت زدہ، لاغر، بزدل فرد۔ یسوع کے دنوں میں 'حلیم' کو اکثر خاموش، قابو پانے والا، کردار کا مضبوط شخص کے معنی میں لیا جاتا ہے، جس کے مخالفین صرف ان کو 'کمزوری' کے معنی میں لے سکتے ہیں۔

یونانی زبان کا لفظ ''پراس''جسکا ترجمہ 'حلیم' کے معنی میں کیا جاتا ہے، اس کے دو الگ لیکن ملتے جلتے معنی ہیں۔ اس لفظ کا مطلب ہے کہ نہ کم غصہ اور نہ ہی زیادہ۔ لیکن راست طریقے سے کسی معمولی سے غصے کے ساتھ اپنےکسی

برائی کا اظہار کرنا جسکا سامنا ہو۔ دوسرا مطلب اس سے الگ لیکن ملتا جلتا ہے یہ لفظ '' جنگلی گھوڑے کو پالتو بنانے'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، گھوڑے کو ابتدائی طور پر لگام ڈالنے کی بہادری کی قوت۔

جب یسوع حلیموں کے بارے بات کرتا ہے تو وہ دراصل ان لوگوں کے بارے بات کرتا ہے جنہوں نے قوت کا استعمال کیا لیکن بغیرعمل اور اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھ کر اور طاقتور لیکن غیر تشددانہ اور با قابو ہو کر نہ کے جارہیت کا مرتکب ہو کر۔

غصہ کرنا بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ جب ہم غصہ کرتے ہیں تو ہم ان کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں یا ہمارے پیاروں کو رنج پہنچایا ہے۔ جب ہم ان پر وار کرتےہیں تو ہم بھی انہی کے جیسے ہو جاتے ہیں جنہوں نے ہمیں رنج پہنچایا ہوتا ہے۔ ہم ان کے نام پکارتے ہیں جو ان کو انسانیت کے درجے سے گرا دیتے ہیں، اور ان کی تباہی کا سبب بنتے ہیں۔

9.11.2001 کو اسامہ بن لادن نے امریکہ کے جڑوانبرجونپرجو کہ دنیا کا تجارتی مرکز ہے اور ریاست ستانک کے وسط میں واقع ہے حملے کا حکم دیا اور 2000 سے زیادہ بے گناہ امریکیوں کی جان لی۔ اس کے بدلے میں جارج بش نے اسامہ بن لادن پر افغانستان میں اور صدام حسین پر عراق (جس کے پاس کوئی محلق ہتھیار نہیں تھے اور نہ ہی اس کا 9-11 سے کوئی تعلق تھا لیکن اس نے بش سینئر کو قتل کرنے کی کوشش کی تھی) میں حملے کا حکم دیا۔ اس کے نتیجے میں ایک لاکھ بے گناہ شہری مارے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی بھی جاری ہے۔

چنانچہ یہ حیرت کی بات نہیں ہے کہ یسوع نے کہا کہ ''اور تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگااور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر کی سزا کے لائق ہوگا اور جو کوئی اس کو احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہوگا'' (متی5:21-22)

تاہم یسوع نے کہا کہ غصہ ہونا اور لوگوں کے نام رکھنا بہت بڑا خطرناک ہے، یسوع نے یہ نہیں کہا کہ کبھی غصہ نہ کرو یا 'لوگوں کو بے وقوف نہ کہو' یسوع کے غصہ کرنے کے بارے میں بہت سے ثبوت موجود ہیں۔ (متی12:12-17) اور یہودی ظاہر پرست کو بے وقوف بھی کہا تھا۔ (متی23:17) یہاں اس کا بیان ہدایت دینے والا نہیں بلکہ غصے والا تھا۔ اس نے بہت غصے والا عمل اور ردِعمل ظاہر کیا، اگر ہم ایک دوسرے کو پریشان کرنے اور بے عزتی کرنے میں محتاط نہیں ہوتے تو ہم بھی یسوع کے غصے کا شکار بن سکتے ہیں۔ ابھی تک وہ اپنے شاگردوں کو یہ نہیں بتاتا ہے 'غصہ نہ کرو' وہ انہیں بتاتا ہے۔ جیسے پولس ہمیں یاد کرواتا ہے۔ 'غصہ تو کرو مگر گناہ نہ کرو' (افسیوں 4:26

یسوع نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم گناہ کے بغیر کیسے غصہ کر سکتے ہیں۔ یوحنا بتاتا ہے کہ لعزر کی قبر پر جب یسوع اپنے دوست کی موت کا سامنا تھا وہ بہت زیادہ پریشان تھا۔ (یوحنا11:34-38) لفظ پریشان ہونے کا مطلب ہے پریشان ہو کر غصے کا اظہار۔ جسکا مطلب ہے دلی طور پر خفگی'۔ اس لفظ کا یہ بھی مطلب ہے کہ ایک ایسا گھوڑا جو اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے ہوکر میدانِ جنگ میں آنے سے پہلے غصے سے اپنی آواز نکالے۔ یہ لفظ بار بار استعمال کر کے یوحنا یہ بتانا چاہتا ہے کہ یسوع اپنے دوست کی بلاوجہ موت پر کتنا خفا ہوا اور وہ اس کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا جو کہ ناممکن نظر آتا تھا۔ لیکن یسوع نے یہ ثابت کیا کہ وہ اپنے غصے کو اصلاحی طریقے سے استعمال کرے نا کہ ' برائی کے بدلے برائی'
یسوع نے بڑی اچھے طریقے سے اس صورتحال پر قابو پایا '' نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ'' (رومیوں12:21
اب،ایسی صورتحال پر قابو پا سکتے ہیں جیسا یسوع نے کیا۔ اس کے لیے ہمیں اپنے آ پ پر اس حد تک قابو پانا ہوگا کہ ہم ردعمل ظاہر نہ کریں اور اگر کریں تو اپنے آپ کو روک کر۔ اس با ت کی پرواہ کیے بغیر کہ دوسرے ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتےہیں۔ یسوع فرماتا ہےکہ ہم '' دوسری گال بھی پھیر کر'' ''دو کوس چل کر'' '' اور اپنا چوغہ دے کر'' ایسی صورتحال کو قابو میں کر سکتےہیں ''
اور اگر کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے، اگر کوئی تجھ پر نالش کرے تیرا کُرتا لینا چاہے تو چوغہ بھی اسےلے لینے دے، اور جو کوئی تجھے ایک کوس بیگار میں لے جائے اس کے ساتھ دو کوس چلا جا، اور جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے اور جو تجھ سے قرض چاہے اس سے منہ نہ موڑ۔
(متی5:40-42
یسوع فرماتا ہے '' پس جو چکھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو'' (متی7:12) دوسروں کے ساتھ وہ سلوک نہ کرو جو وہ تمہارے ساتھ کرتے ہیں' – تاکہ جیسا وہ آ پ کے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن، جیسا آپ چاہتے ہیں کہ تمہارے ساتھ سلوک کیا جائے۔ اس بات سے قطع نظر کہ وہ تمہارے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ تم سن چکے ہو کہ کہ اگیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ ارو اپنے دشمن سے عداوت'' لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو ارو اپنے ستانے والوں کے لیے دعا کرو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے (ارو بیٹیاں) ٹھہرو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے------- پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ (متی5:44-48).
یسوع کہتا ہے '' مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے'' (متی5:4) اگر ہم اپنی بہن گلیڈس سٹین کی طرح حلیم ہیں اور اپنے دشمنوں سےپیار

کرتےہیں۔ تو ہمارے دنیا میں ایک سے زیادہ مواقع ہیں۔ دوست اور دشمن برابر ہیں۔ لیکن اگر ہم حلیم نہیں ہیں۔ اور اپنے گمراہ بھائی جارج بش کی طرح اپنے دشمنوں کو اڑا دینا چاہتے ہیں۔ تو دنیا مینرہنے کے لیے ہمارے لیے کوئی جگہ نہیں بچے گی۔

4۔ مبارک ہیں وہ جو راستباز ہیں۔ تاکہ دوسروں مختلف کریں۔

مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ (متی 5:6
بہت سے لوگ اس بات کی وضاحت کرتے ہیں '' جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں'' خاص طور پر برکت ان کے لیے ہے جو دلچسپی کے ساتھ کاکلیت چاہتے ہیں۔ تاہم یہ لفظ جس کا ترجمہ ہم راستبازی کے طور پر کرتے ہیں، جو یسوع برکت کے لیے استعمال کرتا ہے، یہ بتاتا ہے جو کہ ذاتی کاملیت جو کہ اس دنیا کی نہیں اس کی بجائے پُرجوش طریقے سے دنیا میں معاشرتی انصاف چاہتے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ یسوع ان پر اپنی برکت برساتا ہے جو انصاف کے بھوکے اور پیاسے ہیں، جو کلام کو جانتے ہیں ان کے لیے یہ حیرانی کا سبب نہیں ہے'' انصاف کی خواہش'' بائبل کا مرکزی موضوع ہے، وہ الفاظ جو انصاف کے لیے دفعہ استعمال ہوئے-1000استعمال ہوئے وہ نئے اور پرانے عہد نامے میں
یسوع 'انصاف کی چاہت'میں روز مرہ میں پانچ ایسے کام ہیں جن میں بے انصافی کا سامنا ہوتا ہے 'امیر غیریبوں کا استعمال کرتے ہیں، 'کمزوروں کو طاقتوروں سے آزاد کرانا''لوگوں کو تشدد کے چکر سے آزاد کرانا اور اس کا مقابلہ کرنا جو کہ ان کے لیے مستقل خطرے کا سبب ہے۔ ان قوموں کو اکٹھا کرنا جن کو بین الاقوامی سطح پر کمزور سمجھا جاتا ہے۔

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یسوع نے پیار کی بات کی لیکن معاشی سیاست اور معاشرتی انصاف کے بارے میں بہت کم بات کی ہے۔ لیکن یسوع کو لگاتار معاشرے میں بے انصافی کا سامنا رہا۔ کلام کی ترتیب میں-امثالی پہروں کو نہ گنتے ہوئے۔ یہ مسلسل اور خاص طوریسوع کے بارے صاف اور واضح ہے جس میں رومیوں اور یہودی حکام نے اسرائیل کے ساتھ چالیس دفعہ کیا۔
یسوع نے تب سے شروع کیا جب سے یوحنا بپتسمہ دینے والے نے کھلم کھلا امیروں کے ہاتھوں غریبوں کے استحصال کے لیے آواز اٹھائی۔ یوحنا نے مسلح افواج کو کہا۔ ''اس نے جواب میں ان سے کہا جسکے پاس دو کُرتے ہوں وہ اسکو جسکے پاس نہ ہو بانٹ دے جسکے پاس کھانا ہو وہ بھی ایسا ہی کرے۔ اور محصول لینے والونسے کہا ''جو تمہارے لیے مقرر ہے اس سے زیادہ نہ لینا''۔

اس نے کہا '' نہ کسی پر ظلم کرو اور نہ کسی سے ناحق کچھ لو اور اپنی تنخواہ پر کفایت کرو۔ (لوقا3:11-14) جب یسوع کا سامنا ذکئی سے ہوا جو کہ مشہور محصول لینے والا تھا،اس کے ذاتی استحصال کے بارے میں جیسا کہ اس کے مقابلے کے نتیجے میں زکی نے یسوع سے وعدہ کیا ''میرے مال و دولت میں سے آدھا حصہ غریبوں کودیتا ہوں'' اور '' اگر کسی کا کچھ ناحق لے لیا ہے تو اس کو چوگنا ادا کرتا ہوں'' (لوقا 19:8
یسوع نے نہ صرف غریبوں پر امیروں کے ظلم کی مذمت کی بلکہ روح کے اختیار کے ساتھ کمزوروں کو طاقتوروں سے آزادی بھی دلائی۔ یسوع نے آج کے مذہبی راہنماؤں اور پیسے کے پیاروں کو نشانہ بنایا ہے(لوقا16:14-15) وہ بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہیں اور دکھاوے کےلیے نماز کو طول دیتے ہیں

جب اس نے اس بیوہ کو دیکھا جس نے اپنا سب کچھ گلے میں ڈال دیا جس پر وہ زندہ تھی، یسوع نے ہیکل کے بارے غصہ دکھایااس قسم کے شخص سےآخری سکہ بھی چھین لیا جو کہ رکھوالی پر معمور تھا۔ (مرقس12:38-44) یسوع نے اس اجارہ داری کو توڑ دیا جو کہ قربانی گزراننے کی وجہ سے تھی۔ لوگوں کو روح کا بپتسمہ ملنے لگا اور ان کوگناہ معاف کرنے کا اختیار دیا گیا۔ '' اور ان سے کہا روح القدس لو جنکے گناہ تم بخشو انکے بخشے گئے ہیں۔۔'' (یوحنا20:22-23
یسوع نے راہنماؤں اور ان کے حصہ داروں کو یہ کہا ہے کہ لوگوں کو ستانے کی بجائے ان کی خدمت کریں۔ اس نے اپنے شاگردوں سے کہا ''تم جانتے ہو کہ غیر قوموں کے سردار ان پر حکم چلاتے اور امیر ان پر اختیار جتاتے ہیں۔ تم میں ایسا نہ ہوگا بلکہ جو تم میں بڑا ہونا چاہیے وہ تمہارا خادم بنے۔ اور جو تم میں اول ہونا چاہیے وہ تمہارا غلام بنے۔ چنانچہ ابن آدم اس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لیے کہ خدمت کر اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ دے'' (متی20:25-28
یسوع نے محنت اور اصل غیر متشدد قربانی کوادا کر کے دکھایا جو کہ پُرتشدد لوگوں اور مقابلہ کرنے والے لوگوں کے چکر سے کمزوروں کو آزاد کرایا جو کہ ان کے لیے مستقل خطرہ تھے۔ اس نے فرمایا کہ اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لیے اپنی جان قربان کرتا ہے۔ مزور جو نہ چرواہا ہے اور نہ ہی بھیڑوں کا مالک بھیڑے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کس چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا ان کو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ وہ اس لیے بھاگ جاتا ہے کہ وہ مزدور ہے اور اسکو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ اچھا چرواہا میں ہوں۔۔۔۔۔۔ اور میں اپنی بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہوں۔ جو مجھ سے پہلے آئے وہ سب چور ارو ڈاکوں ہیں۔ دروازہ میں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو وہ نجات پائے گا اور اندر باہر آیا جایا کرے گااور چارا پائے گا۔ جو نہیں آتا مگر چرانے اور مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کو،۔۔۔ میں اس لیے آیا ہوں کہ وہ زندگی پائیں اورکثرت سے پائیں۔

(یوحنا18-10:8:8) یسوع اپنے دوستوں کی طرف مڑا اور کہا ''اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لیے دیدے'' (یوحنا 15:13 یسوع کی بنائی ہوئی سوسائٹی بے سہاروں کے لیے انصاف کا حصول تھی۔
یہودیوں کا معاشرہ ''پاکیزگی'' پر زور دیتا ہے جبکہ یسوع کا بنایا معاشرہ ''شراکت'' پر۔ یہودی مشرک اور کمینے ہیں، اور یسوع نے اپنے گھر کویہ قرار دیا ''میرا گھر سب قوموں کے لیے دعا کا گھر کہلائیگا'' (مرقس11:17)۔ یہودیوں کا ایک فرقہ گناہ گاروں کو معاشرے سے نکال دیتا ہے جبکہ یسوع ناکارہ لوگوں کو دعوت میں بلاتا ہے۔ (مرقس2:16) یسوع نے کہا ''۔۔۔جب تو دن کا یا رات کا کھانا تیار کرےتو اپنے دوستوں یا بھائیوں بہنوں یا رشتے داروں یا دولت مند پڑوسیوں کو نہ بلانا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی تجھے بلائیںاور تیرا بدلہ ہو جائے۔ بلکہ جب تو ضیافت کرے تو غریبوں لنجوں لنگڑوں اندھوں کو بلا۔ اور تجھ پر برکت ہوگی کیونکہ ان کے پاس تجھے بدلہ دینےکے لیے کچھ نہیں اور تجھے راستبازوں کی قیامت میں بدلہ ملے گا'' (لوقا 14-14:12
دنیا اس حقیقت کی وجہ سے تباہ ہو رہی ہے کہ ہم میں سے بہت سےبے انصافی دیکھتے ضرور ہیں لیکن اس کے لیے کچھ بھی نہیں کرتے۔ یسوع کہتا ہے، وہ جو دوسروں کے لیے انصاف تلاش کر کے انکو برکت دیتے ہیں وہ بھی برکت پائیں گے۔
5۔ مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں – جو دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرتے ہیں جیسے اپنے آپ کے ساتھ۔
مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ (متی 5:7
یسوع نے انکو برکت بخشی جو انصاف کے خواہش مند ہیں، لیکن ہمیں یہ بھی یاد کرایا کہ اصل انصاف رحمدلی سے آتا ہے۔ جہاں تک یسوع کا تعلق ہے،تو ایک دوسرے کے ساتھ انصاف کرنا تب تک ناممکن ہے جب ہم ویسی رحمدلی نہیں دکھاتے جس کی ہم امید کرتے ہیں، اور ہم دوسروں کے لیے دعا کریں کہ ہم ہماری ضروریات میں ہمیں بڑھاوا دیں۔
یسوع نے کہا کہ ہم کلام مقدس کے تمام قوانین ۔ اور تمام انبیا کے منہ سے کہے الفاظ کا خلاصہ بیان کر سکتے ہیں جو کہ دو احکام جن میں سے ایک یہ ہے کہ ''اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ'' (متی22:39) چنانچہ خالص کلام یہ کہتا ہے کہ ''جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارےساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو'' (متی 7:12
اس سچ کی روشنی میں، یہ حیرت کی بات نہیں کہ ''رحم کے اصول'' کا متبادل ہر مذہب میں تلاش کیا جا سکتا ہے۔

ہرمذہب میں رحم کا اصول	ہندو مذہب دوسروں کے ساتھ وہ نہ کرو جو تمہارے	بدھ مت دوسروں کا وہ زخم نہ دو جو تمہارے لیے	زرتشت کسی کے ساتھ وہ نہ کرو جو اس کے اپنے

	لیے تکلیف کا باعث ہو 3:14پنچاتانتارا	زخم کے برابر ہو۔ 5:18اُڈانا	لیے برا ہو۔ شیاست-نا-شیاست
جین مت وہ جو دوسروں کے وجود کی توہین کرتا ہے وہ اپنی توہین کرتا ہے۔ مہاوریا	چینی مذہب جو تم خود پسند نہیں کرتے اس کے لیے دوسروں کو بھی مجبور نہ کرو۔ 3:104انالکٹ	لاؤ تازے کا مذہبی نظام اپنے ہمسایوں کے کھونے اور پانے کی انتی ہی قدر کرو جتنی اپنی کرتے ہو۔ تائی چھان کن ین پین	واحدانیت کسی کے لیے وہ چیز نہ چاہو جو تم اپنے لیے نہیں چاہتے۔ 66واحدانیت
یہودیت جو تمہارے نزدیک '' نفرت کا باعث ہے وہ اپنے ہمسائے کے ''ساتھ نہ کرو الف31تلمود سبت	مسیحت جو کچھ تم چاہتے '' ہو کہ لوگ تمہارےساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ''ساتھ کرو (7:12متی)	اسلام تمام لوگوں کے ساتھ وہی رویہ رکھو جو کچھ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ رکھیں۔ مشکاۃ المصابیح	سکھ مذہب دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے ساتھ کرتے ہوْ ادھی گرنتھ

لاؤ تازے کے مذہب میں رحم کے اصول کو بہت زیادہ تعریف کے طور پر بتایا گیا ہے'' اپنے ہمسائے کے کھونے اور پانے کا انتا ہی فکر کرو جتنا اپنا کرتے ہو۔
جین مت میں یہ ہدایت کے طور پر بتایا گیا ہے، وہ جو دوسروں کے وجود کی توہین کرتا ہے وہ اپنی توہین کرتا ہے۔ ہندومت، مدھ مت، زرتشت، جین مت، چینی مذہب اور واحدانیت میں یہ اصول آمرانہ ہے۔ دوسروں کے ساتھ وہ نہ کرو جو تمہارے لیے تکلیف کا باعث ہو، دوسروں کو وہ زخم نہ دو جو تمہارے لیے زخم کے برابر ہو، کسی کے ساتھ وہ نہ کرو جو اس کے اپنے لیے برا ہو، وہ جو دوسروں کے وجود کی توہین کرتا ہے وہ اپنی توہین کرتا ہے، جو تم خود پسند نہیں کرتے اس کے لیے دوسروں کو بھی مجبور نہ کرو، کسی کے لیے وہ چیز نہ چاہو جو تم اپنے لیے نہیں چاہتے۔ جبکہ مسیحت، اسلام اور سکھ مذہب میں یہ رحم کا اصول بنیادی اور اس کی اصطلاح مثبت ہے۔جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارےساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو، تمام لوگوں کے ساتھ وہی رویہ رکھو جو کچھ تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ رکھیں۔ دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرو جو تم اپنے ساتھ کرتے ہو۔ تمام مذاہب کے لوگ اور دنیا کے دوسرے لوگ یہ جانتے ہیں کہ کوئی بھی مختصر راستہ نہیں ہے۔ نہ ہی جلدی سے کچھ جوڑا جا سکتا ہے، اور نہ ہی انصاف کی امید کی جا سکتی ہے جب تک کہ ہم رحم کے اصول کی پیروی نہیں کرتے اور ''جو کچھ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ ہمارےساتھ ''کریں وہی ہم دوسروں کے ساتھ نہیں کرتے
خدا پرستی رحم کا مرکز ہے۔ خدا پرستی میں یہ محسوس کرنے کی قابلیت ہے کہ ''دوسر ے کیا محسوس کررہے ہیں'' پہچان زبردست زخم کھانے کے بعد ہی ہو

سکتی ہے- جو لوگ خطرے یا مصیبت میں ہیں- اور محسوس کر رہے ہیں کہ وہ کیا محسوس کرتے ہوں گے- اس طرح ہم ان کو نقصان سے بچا سکتے ہیں اور پُر امید طور پر ان کی مدد بھی کر سکتے ہیں جیسے یسوع نے کی-
ایک دن یسوع تعلیم دے رہا تھا تب ایک ہجوم ایک عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی، وہ اسکا فیصلہ یسوع سے کرونا چاہتے تھے- یہودیوں کے قانون کے مطابق جو عورت زنا کرتی پکڑی جاتی اسکو سنگسار کیا جاتا تھا- یسوع نے لوگوں کے کے سامنے اس کے بر عکس گیا، اس حقیقت کے مطابق یسوع قانون سے بہت آگے گیا، اس نے کہا کہ اگر کسی نے اپنے دل میں بھی اس عورت سے زنا کیا جس سے وہ شادی نہیں کرنے والا، تو وہ دل میں پہلے ہی زنا کر چکا- چنانچہ جب عورت رنگے ہاتھوں وہ بد فعلی کرتی پکڑی گئی- تو قانون کے مطابق اسکو سنگسار کر کے اس کی موت اسی وقت واجب تھی- یقینی طور پر یسوع نے اس عورت پچھتاوے کو بھانپ لیا ہو اور اپنے معیار کے مطابق اس کی بدفعلی کے طور پر اس کو سزا سنا چکا ہو- (یوحنا 8:1-6)

جب انہوں نے یسوع سے اسکا کا فیصلہ پو چھا تو اس نےکہا '' جو تم میں بے گناہ ہو وہی پلے اسے پتھر مارے'' اور پھر جھک کر زمین پر انگلی سے کچھ لکھنے لگا- آدمیوں کو چھوڑتے ہوئے، جواپنا فیصلہ کرکےعورت کے قتل کا تقاضا کررہے تھے- (یوحنا 8:7-8) ان آدمیوں نے اپنے رائے آخرکار تیار کر لی تھی- '' وہ یہ سن کر بڑوں سے لے کر چھوٹوں تک ایک ایک کر کے نکل گئے اور یسوع اکیلا رہ گیا اور عورت وہیں بیچ میں رہ گئی'' '' کیا کسی نے تجھ پر حکم نہیں لگایا؟'' اس نے کہا اے خداوند کسی نے نہیں'' یسوع نے اس کا فیصلہ کیا ''یسوع نے کہا میں تجھ پر حکم نہیں لگاتا-جا پھر گناہ نہ کرنا-
(8:9-11یوحنا)

یسوع نے لوگوں کو فیصلہ کرنے کےلیے ابھارا ہے- لیکن صحیح فیصلے صرف رحم اور خدا پرستی سےکیے جاسکتےہیں-
جب یسوع کے ؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐؐ
شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ ہمیں کسی کے ساتھ کس حد تک رحمدلی ظاہر کرنی چاہیے یسوع نے کہا ''اگر تیرا بھائی گناہ کرے تو اسے ملامت کر- اگر توبہ کرے تو اسے معاف کر- اور اگر ایک دن میں سات دفعہ تیرا گناہ کرے اور ساتوں بار تیرے پاس آ کر کہے کہ توبہ کرتا ہوں تو اسے معاف کر'' (لوقا 17:3-4) ایک اور موقع پر اس نے ان سے کہا '' میں تجھ سے یہ نہیں کہتا کہ سات بار بلکہ سات دفع کے ستر بار تک'' (متی18:22) اور شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ ہم سے کیوں یہ امید کی جاتی ہے کہ ہم لوگوں کے گناہ معاف کریں تو یسوع نے ان سے کہا '' اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمکو

معاف کرے گا، اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔ (متی 15-6:14
جب ہم ایچ۔آئی۔وی ایڈز کا سامنا کرتے ہیں جو کہ جنسی تعلقات اور منشیات کے استعمال سے ہوسکتی ہے، اس میں رحم کے بغیر مثبت لوگوں کا فیصلہ کرنا ، شکار شخص کو قصور وار ٹھہرانا اور ان کی تباہی کے لیے ان پر تجزیہ کرنا بہت آسان ہے۔ اگر ہم دوسروں کے لیے رحم نہیں دکھاتے۔
وہ کہتا ہے ''کیونکہ جس نے رحم نہیں کیا اس کا انصاف بغیر رحم کے ہوگا۔رحم انصاف پر غالب آتا ہے۔ (یعقوب 2:13
مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں ۔کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ (متی 5:7
مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔ جو اپنے اعمال کو پاک رکھتےہیں۔
مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ (متی 5:8
) دراصل وہ عام لوگوں کو 5:6یسوع لوگوں کو ابھارتا ہے کہ وہ راستباز بنیں (لگاتار چیلنج کرتا ہے کہ وہ یسوع کے زمانے کے پارسی لوگوں سے زیادہ راست) یسوع کہتا ہے کہ پارسی لوگوں کا مسلہ یہ تھا کہ وہ پیالے کو باہر 5:20باز بنیں۔ (سے صاف کرتے ہو لیکن تمہارے اندر لوٹ اور بدی بھری ہے--- (لوقا11:39) وہ چاہتا ہے کہ---- لوگ دل سے پاک بنیں---(متی 5:8
یسوع نے دلی پاکیزگی کے لیے جو یونانی لفظ استعمال کیا ہے وہ ہے ''کتھارس'' جس کا مطلب ہے گندم کو ہوا کے زور پر صاف کرنا، یا مے کو خالص ترین بنانا، اس لفظ کو استعمال کرنے کے اسباب یہ ہیں کہ کسی چیز کی ملاوٹ نہ تھی۔ یسوع نے کہا کہ ان کے لیے جودلی طور پر پاک ہونا چاہتے ہیں ' ان کو لازم ہے کہ وہ پیالے کو مکمل طور پر اندر سے صاف کرے' '' پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے'' (متی 5:48
یسوع کی توقعات پر پورا اترنے کے لیے، یسوع کا اپنے پیروکاروں کے لیے سوال یہ ہے۔ کہ یسوع ہم سے کیا توقع رکھتا ہے کہ ہم دلی طور پر اتنے پاکیزہ ہو جائیں کہ 'کامل' ہو جائیں۔
میرے خیال میں سوال کا جواب دینے کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ ہمیں واضح ہو کہ 'کامل' ہونے سے یسوع کی کیا مراد ہے۔ اس کے لیے ایک لفظ جو کہ ہے اسم صفت''ٹیلی اس'' استعمال ہوا ہے جو کہ اسم ذات ''ٹیلس'' سے لیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے 'مقصد'۔ یہ واضح ہے کہ یسوع کی 'کامل' ہونے کی اصطلاح سے یہ مراد ہے کہ ہم اپنی قابلیت کو پہچانیں۔ ہمیں 'خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے' تاکہ ہم اپنی ذات سے خدا کی محبت کوسچائی کے ساتھ ظاہر کر سکیں۔ تو جہاں تک یسوع کا ہماری کاملیت سے تعلق ہے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیونمیں خدا کا نور چمکنے دیں۔ تاکہ لوگ ہمارے نیک کام دیکھ کر ہمارے باپ کی جو آسمان پر تمجید (کریں' (متی5:16

یہ واضح ہے کہ یسوع کی ہم سے توقعات کا تعلق ہمارے بے عیب ہونے سے نہیں اور اس کا تعلق ٹھوس ایمان سے ہے، لیکن جو کچھ واضح نہیں ہے وہ یہ ہے کہ ہم ٹھوس ایمان کیسے حاصل کریں۔
اکثرمسیحت کا علم رکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کسی حد تک یسوع کا حصہ بننا۔ یا محتاط طریقے سے اپنے آقا کے قدموں کی پیروی کرنا اور اپنے کردار میں اس کے اقدار کو شامل کرنا۔ یسوع ہمیں ابھارتا ہے کہ جو اس نے جسمانی طور پر کیا وہ اقدار ہم بھی اپنے آپ میں شامل کر سکتے ہیں۔
پہاڑ پراس پیغام میں وہ خوبیاں جو ہم اپنے آپ میں شامل کر سکتے ہیں وہ ہیں۔ انسانیت، روحانیت، اپنے آپ پر قابو، راستبازی، رحم، کاملیت، عدم تشدد، اور مضبوطی۔
کچھ مذہب کا علم رکھنے والے 'ڈال ویلارڈ کی طرح ہیں' یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یسوع نے پہاڑ پر یہ کہا کہ اس کے اقدار کو اپنانے کے لیے،یسوع کی طرف سے اس کے شاگردوں کو بتائے گئےاعلیٰ اصولوں اور معاشرے کے بتائے گئے ادنیٰ اصولوں کے درمیان فرق کرنے کے قابل بننا پڑا۔ اور کویسوع کے بتائے گئےاعلیٰ اصولوں اور معاشرے کے بتائے گئے ادنیٰ اصولوں کی مشق کرنے کے لیے وعدہ کرنا پڑا۔
مثال کے طور پر یسوع نے 'خون نہ کرنے کے اصول کے مترادف اپنے شاگردوں سے کہا کہ غصہ نہ کرو،

یسوع کے مشن کے اعلیٰ اصول	یہودیوں کی ادنیٰ روایات
لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا اور جو اسکو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا 5:22سزاوار ہوگا۔	تم سن چکے ہو کہ اگلوں نے کہا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا 5:21عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔

اس نظریے کا مسلہ یہ ہے کہ اعلیٰ اصول جو کہ بیان کیا گیا ہے وہ مکمل طور پر غیر حقیقی اصول ہے۔دراصل غصہ نہ کرنے کا اعلیٰ اصول بائبل کا اصول نہیں ہے، بالکل کیونکہ یہ غیر حقیقی اصول ہے، ہماری کوئی بھی پختگی کی مثال بائبل میں نہیں ہے۔یسوع نے بھی – اس اصول کی مشق نہیں کی۔ نہ صرف یسوع نے غصہ کیا (متی17-21:12) بلکہ اس نے موقع کے حساب سے اپنے مخالفوں کو 'بے وقوف کہا'۔ (متی23:17)۔

.

مذہبی عالم جیسے، گلن سٹیسن اور ڈیوڈ گوشی، کا عقیدہ ہےکہ، اگرچہ مقدس مسیحی عالم ڈالس ویلارڈ کی طرح ہیں،وہ اس پیغام کا دعویٰ کرنے میں درست ہیں جو یسوع نے پہاڑ پر دیا کہ اس کے شاگردوں کویسوع کے بتائے گئےاعلیٰ اصولوں اور معاشرے کے بتائے گئے ادنیٰ اصولوں کے درمیان فرق کرنے کے قابل بننا پڑا۔ وہ بذاتِ خود اعلیٰ اصولوں کا فرق واضح کرنے میں غلطی

کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اعلیٰ اصولوں کو غیر حقیقی پایا جن پر یسوع نے زور نہیں دیا۔ ہم میں سے وہ جو کلام کے طور پر ان اصولوں کی پیروی کرتے ہیں وہ گہری مایوسی کا شکار ہوتے ہیں۔
اگر ہم احتیاط کے ساتھ یسوع کے اس پہاڑی پر وعظ کو پڑھیں، تو ہم غور کریں گے کہ یسوع نے اپنے اصولوں اور اور معاشرے کے اصولوں کے درمیان تضاد پیش کیا ہے،اس نے معاشرے کے ادنیٰ اصولوں کو پہلے اور اپنے اصولوں کے بعد میں بیان نہیں کیا۔ اس نے معاشرے کے اصولوں کو پہلے پیش کیا، ظلم کے چکر کے غیر تحلیل شدہ مسائل، جو معاشرے کے ادنیٰ اصول ہیں ان کا تعلق دوسرے یعنی یسوع کے اعلیٰ اصولوں سے نہیں ہے، جو کہ انفرادی طور پر دنیا کے مسائل حل کر سکتے ہیں، تیسرا یسوع کے اصول جو کہ دراصل حقیقی ہیں لیکن یہ بہت زیادہ تخلیقی اور ابھارنے والے اقدام ہیں۔ جو اس کے دوسرے نہیں بلکہ تیسرے بیان میں ملتے ہیں۔

ابھارنے والے اقدام	بے رحم چکر	روایاتی معیار
پس اگر تو قربان گاہ پر اپنی نذر گزرانتا ہو اور وہاں تجھ کو یاد آئے کہ میرے بھا ئی(بہن) کو کجھ سے کچھ شکایت ہے۔ تو وہیں قربان گاہ پر اپنی نذر چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی (بہن) سے ملاپ کر تب آ کر اپنی نذر گذران۔ جب تو اپنے بھا ئی کے ساتھ راہ میں ہے اس سے جلد صلح کر لے جو تجھے عدالت کے حوالہ کرنے کو ہے۔ (متی 26-5:23) (نئی ضرورت)	لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہوگا اور جو اسکو احمق کہے گا وہ آتشِ جہنم کا سزاوار ہوگا۔ 5:22 زبانی /غیر تحریری	تم سن چکے ہو کہ اگلوں نے کہا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ 5:21 پرانی ضرورت

یہ واضح ہے کہ یہاں دوسرے نقطے پر نہیں بلکہ تیسرے نقطے پر زور دیا گیا ہے۔ وہ ضرورت جس کو ہم نے دل میں بسانا ہے وہ غیر حقیقی نہیں ہے یعنی غصہ نہ کرنے کی حکمتِ عملی،لیکن اس بےیقنی میں ایک تخلیقی تشریح ہے۔

اگر ہم پہاڑی پر پیغام کے مطابق '' دل کے خالص'' بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ پہلے نقاط کے سیٹ منعکس کریں،دوسرے سیٹ کے نقاط کے بارے میں سوچیں، لیکن ہمیشہ یسوع کے بتائے ہوئے تیسرے سیٹ کے نقاط پر عمل کریں۔

روایاتی معیار	بے رحم چکر	ابھارنے والے اقدام
.1 خون نہ کرو	لیکن غصہ کرنے سے تمہارا رویہ بھی ظالمانہ ہو سکتا ہے۔	خدا، صلح کرانے والا ہے
.2 زنا نہ کرنا	لیکن تمہارے دل میں آہستگی سے پلتی ہوئی شہوت بھی زنا ہے	اپنے آپ کو ترغیب سے دور رکھ (مرقس 9:43-50)
.3 تم طلاق دے سکتے ہو	لیکن طلاق دینا کافر ہونے کے برابر ہے	صلح پسند بنو
.4 جھوٹی قسم نہ کھانا	لیکن کسی چیز کا حلف اٹھانا برائی کا ساتھ دینے کے برابر ہے	تمہاری ہاں، ہاں ہو اور تمہاری نا، نا
.5 دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ	اگر ہمارا تعلق پچھلوں سے ہے تو ہم برائی کے بدے برائی واپس کریں گے	دوسری گال بھی پھیر دو۔
.6 اپنے ہمسایوں سے پیاراور دشمنوں سے نفرت کرو۔	دشمنوں سے نفرت کرنا دشمنی نہیں ہے۔	اپنے دشمنوں سے پیار کرو، ان کے لیے برکت چاہوں جو تم پر لعنت کرتے ہیں۔
.7 کھلی مدد	اپنی خیرات کی تشہیر کرنا فیاضی نہیں ہوتی	تشہیر کے بغیر عطا کرو
.8 دنیاوی روزہ رکھنا	اپنی اچھائی کی تشہیر مخلصی نہیں ہے	تشہیر کیے بنا روزہ رکھو
.9 دنیاوی دعا	دنیا کے سامنے مذہبی بننا آپ کی روحانیت نہیں ہے	پوشیدگی میں جا کے دعا کرو
. 10 بہت زیادہ دعا کرنا	بہت زیادہ دعا، مقدس خالی فقرے دہرانے کے برابر ہے	خدا کے لیے دعا کرو یعنی تمہاری دلی دعا۔
.11 دنیاوی خزانے جمع کرو۔	لیکن چور آتے ہیں نقب لگانے اور چرانے کو	اپنا مال آسمان پر جمع کرو

(مرقس 31-12:16)		
.12 کوئی بھی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔	خدا اور پیسے کی ایک ہی وقت میں خدمت کرنا ناممکن ہے	آسمانی بادشاہی کی تلاش کرو اور اور دنیاوی مال کی پرواہ نہ کرو۔
.13 انصاف نہ کرو کیونکہ تمہارا بھی انصاف کیا جائے گا۔	اگر تم انصاف کرو گے تو اسی معیار سے تمہارا بھی انصاف کیا جائے گا۔	پڑوسی کی آنکھ کا تنکا نکالنے سے پہلے اپنا شہتیر نکال لو
.14 اپنے موتی سئوروں کے آگے نا ڈالو	وہ ان کو پاما ل کریں گے اور تمہیں دو ٹکروں میں پھاڑ دیں گے۔	وہ جس پر تم مکمل بھروسہ کر سکتے ہو وہ خدا ہے

یسوع فرماتا ہے کہ وہ جو اس کے اصولوں- لیکن حقیقی اقدام-کی پیروی کرتا ہے وہ خدا کو دیکھے گا۔ وہ یقینی طور پر دیکھیں گے۔ ''دل کے خالص'' لوگ جو کرتے اور کہتے ہیں اس میں خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں۔

7- مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں- وہ خدا کے اصل بیٹے ہیں۔
مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ (متی5:9
دنیا کے مختلف مذاہب میں بہت سے ایسے پرستار ہیں جوخدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔
اور ان میں سے بہت سارے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہنےوالوں نے اپنے بھائیوں اور بہنوں کو خدا کے نام پہ قربان کر دیا۔
مسیحیوں، مسلمانوں اور یہودیوں نے تشدد کا اظہار کیا، پرانا عہد نامہ ان کے تشدد کا اظہار کرتا ہے۔
جب وہ سب کہہ چکے تو موسیٰ سے فرمایا '' لیکن اگر نقصان ہو جائے تو جان کے بدلے جان لے۔ اور آنکھ کے بدلے آنکھ- دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے (بدلے ہاتھ- پاؤں کے بدلے پاؤں- (خروج24-21:23
سالوں میں مسلمانوں کی 1000مسیحیوں کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے کہ پچھلے بجائے مسیحی ممالک کی آپس مینزیادہ لڑایاں ہوئی ہیں - اور بااختیار مسیحی ریاستوں نے مسلمانوں اور یہودیوں کو زیادہ قتل کیا ہےجبکہ مسلمانوں نے مسیحیوں اور یہودیوں کو کم قتل کیا ہے۔
یسوع پرانے عہد نامے کو اپنے اختیار کے طور پر استعمال کرتا ہے
متی20-5:17) لیکن وہ شریعت کو انبیاہ کے مطابق سمجھتا ہے، خاص طور پر)
) یسوع کی صلح 4یعسیاہ، جس کا حوالہ وہ اپنی تبلیغ کے آغاز میں دیتا ہے۔ (لوقا کرانے کی جستجو یعسیاہ سے متاثر ہے۔ یسوع دلی طور پر یہ جانتا تھا ' اس کے پاؤں پہاڑوں پر کیا ہی خوش نما ہیں جو خوش خبری لاتا اور سلامتی کی منادی

) وہ جانتا تھا کہ خوش خبری دینے والا نہ چلائے گا اور نہ 52:7کرتا ہے ‘ (یعسیاہ
شور کریگا اور نا بازاروں میں اس کی آواز سنائی دے گی-وہ مسلے ہوئے
) اپنے 42:2سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتی کو نہ بجھائے گا۔ (یعسیاہ
لوگوں کے لیے اس کی دعا ’پھر کبھی تیرے ملک میں ظلم کا ذکر نہ ہوگانہ ہی
(60:18حدود کے اندر خرابی اور بربادی کا۔-(یعسیاہ
یوحنا نے اپنی منادی کے آغاز میں یسوع کو ’خدا کے برہ کہہ کر متعارف کرایا
) ہم جانتے ہیں کہ لفظ ’ برہ ‘ 1:29ہے جو دنیا کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے ‘ (یوحنا
لغوی معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ یسوع ایک انسان تھا برہ نہیں۔ وہ انسان کا
برہ تھا-جو بے عیب اور صالح تھا- ’’نہ کہ بھیڑوں کے روپ میں بھیڑیا‘‘ جو کہ
بہروپیا اور خطرناک ہے۔
یسوع ’’خدا کا برہ‘‘ قوموں کو آپس میں ملانے کے لیے تلاش کیا گیا، جس کو وہ
کہتا ہے ’’چھوٹے درجے سے بھیڑوں کو اکٹھا کرنا‘‘ (یوحنا16-10:11) بھیڑ
بظاہر ایک معصوم جانور ہے لیکن بنیادی طور پر- وار کرنے والی اصطلاح، کہ
جس کو یسوع ان لوگوں کے لیے استعمال کرتا ہے جو بھیڑیوں میں رہتے ہیں-جو
دوسرے لوگوں کا شکار کرتے ہیں-لیکن وہ، جو بھیڑیے بننے سے انکار کر دیتے
ہیں-حتیٰ کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ’ وہ بھیڑیے ریوڑ کواس لیے چیر پھاڑ سکتےہیں
کہ ان کو ریوڑ میں شامل نہیں کیا گیا- اور وہ دوسروں کا شکار کرتے ہیں۔ میں یہ
چاہتا ہوں کہ تم بھیڑوں کی طرح زندگی بسر کرو، خواہ تم بھیڑیوں کے درمیان ہو۔
) 10:16یسوع نےکہا کہ’’ بد مزاج بنو، لیکن ہمیشہ کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ‘‘(
یسوع نے فرمایا’’ پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی
) جو تمہارے ساتھ برائی کرتے ہیں ان کے ساتھ 7:12ان کے ساتھ کیا کرو(متی
اچھائی کرو۔ ان سے پیار کرو جو تم سے نفرت کرتے ہیں۔ اور اپنے ستانے والوں
(5:44کے لیے دعا کرو (متی (
کبھی بھی مت گھبراؤ، اس نے اپنے گلے سے کہا ’جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور
(10:28روح کو نہیں کرتے ان سے مت ڈرو‘‘ (متی
یسوع نے صاف صاف، خاص طور پر اور بار بار موسوی قوانین کی تردید کی ہے
کہ یہ شرعی انتقام ہے۔ تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا ’’آنکھ کے بدلے آنکھ، اور
دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ (یا اس سے
انتقام مت لینا) مت کرنا بلکہ اگر کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا
(بھی اس کی طرف پھیر دے۔ (متی39-5:38
یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ تمہیں اپنے ایمان کی خاطر مرنے کے لیے ہر
وقت تیار رہنا چاہیے- لیکن مارنے کے لیے نہیں (متی16:24) چنانچہ اس کی
راہنمائی میں یسوع کی تحریک یہودیوں کی امن تحریک بن گئی۔
تین صدیوں سے مسیحت امن کی تحریک چلا رہی تھی۔ رسولوں نے مسیحیوں کو
امن پسند بننا سکھایا ’’ محبت اپنے پڑوسی سے بدی نہیں کرتی‘‘ (رومیوں13:10)

پولس نے کہا ’جو تمہیں ستاتے ہیں ان کے لیے برکت چاہو۔ برکت چاہو لعنت نہ کرو۔ بدی کے عوض بدی نہ کرو۔ جو باتیں سب لوگوں کے لیے اچھی ہیں ان کی تدبیر کرو۔ جہاں تک ہو سکے تم آدمیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ اپنا انتقام نہ لو بلکہ اس کے الٹ کرو۔ بلکہ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اس کو کھانا کھلا اگر پیاسا ہو تو اسے پانی پلا۔ بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ۔ (رومیوں12:14-21)

جب میسحت رومی سلطنت کا سرکاری مذہب بنا، ایمبروس اور آگسٹن نے ان ایک معیار ٹھہرانے کے لیے انکو حکومت میں بلایا۔جو جنگ کرتے تھے۔ انصاف کے اصولوں کے لیے جواب دہ تھے۔ انہوں نے اس پر بحث کی کہ جنگ کو اصولوں کے ساتھ لڑنے کے لیے ہمیں آٹھ مختلف حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پہلا، اس تحریک کا ایک ہی سبب تھا۔ اور وہ سبب یہ تھا کہ بہت سے لوگوں کے قتل عام سے بچایا جا سکے۔ دوسرا، اس کا نفاذ صرف ایک حاکم کر سکتا تھا۔ کوئی بھی فیصلہ لینے سے پہلے دونوں صاحبِ اختیار لوگوں کو بہت اختیاط کے ساتھ مطلوبہ روش کو انجام دینا تھا۔ تیسرا، یہ کسی بھی صورت یعنی تمام تر تعاون، وساطت، ثالثی، اور غیر متشدد قاعدے اپنا لینے کے بعد۔ آخری انتخاب ہونا چاہیے تھا۔ چوتھا، یہ صرف ایک مقصد یعنی بہبود، کے لیے ہونا چاہیے۔ اور بحث میں شامل تمام شرکا حتیٰ کہ دشمنوں کی حفاظت اور امن و سلامتی کے لیے۔ پانچواں، اس میں مناسب قسم کا خطرہ بھی ہوسکتا ہے۔ ایک فضول اشارہ نہیں۔ بلکہ اس کی کامیابی کی امید میں کسی کاروبار کی طرح ایک حقیقی خطرہ موجود ہو سکتا ہے۔ چھٹا، یہ بہت زیادہ اثر انداز ہو سکتا ہے۔ اس کی کامیابی کے نتائج انسانیت کی جنگ میں قیمت کو کم کر سکتے ہیں۔ ساتواں، جو بھی حکومت جنگ لڑنا چاہتی ہے اس کو اپنے عزائم کا اظہار پہلے کرنا ہوگا۔ تاکہ ان کو روکنے میں واضح حالات مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں۔ اگر جنگ سے بچنا ممکن ہو۔ آٹھواں، اگر جنگ آگے بڑھنے کی ہو، تو نہ صرف یہ ختم ہو بلکہ اس میں عام لوگوں کو بچایا جا سکے جو کہ جنگجو نہیں ہیں، اگر ایک دفعہ فوجی ہتھیار ڈال دیں تو ان کو قربان ہونے سے بچایا جا سکے اور تمام قیدیوں کو اذیت سے بھی بچایا جائے۔

اس معیار کے مطابق، ہماری موجودہ جنگ صرف جنگ نہیں ہے، جیسا کہ تمام مسیحی امن اور انصاف کے خواہاں ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم پُرزور طریقے سے جنگ کے خطر ے کی مخالفت کریں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ قراردادوں کے ذریعے بات کریں۔

یسوع نے کہا کہ صرف ذمہ دار امن قائم کرنے والے ہی خدا کے خالص بچے ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

8۔ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے کیونکہ خدا کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔ (متی 5:10
اس عبارت کو جاننے کے لیے، اس پر غور کرنے سے پہلے کہ یسوع کیا کہہ رہا ہے۔ ہمیں یہ واضح ہونا چاہیے کہ یسوع کیا نہیں کہہ رہا۔ یسوع نے یہ نہیں کہا کہ '' مبارک وہ ہیں جو ستائے گئے'' اگر ستائے جانے میں کوئی اچھی قدر ہے۔ کلام میں یسوع نے کہاں یہ فرمایا کہ دکھ سہنا خاص طور پر ستایا جانا بہت زیادہ تعریف کے لائق ہے۔ جو یسوع کہتا ہے وہ یہ ہے کہ '' مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے'' (متی5:10) یہ راستبازی کی خاطر ستائے جانے کی چاہ ہے جو کہ بہت بیش قیمت ہے۔

تمام تر کلام مقدس میں اپنے شاگردوں کو بار باربتا یا ہے کہ اگر وہ ان ''غیر راست'' لوگوں میں راستباز بننا چاہتے ہیں تو انہیں وہ تمام مصائب یقینی طور پر برداشت کرنے ہونگے جو اس نے کیے۔ یسوع نے فرمایا '' میں دینا کا نور ہوں) اور تم بھی دنیا کے نور ہو'' (متی5:14) جو کہ پہلے پہل بہت 8:12(یوحنا شاندار لگتا ہے، لیکن، دوسرے ہی لمحے ایک کار منصبی،جو کہ خطرناک نتائج رکھتا ہے۔ نور صرف ایک شعلہ نہیں ہے جس میں دلچسپی پیدا ہو، بلکہ ایک جھلملاہٹ ہے جو کہ تاریکی کو ختم کرتی ہے۔ '' کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ان کے کاموں پر ملامت کی جائے'' (یوحنا3:20) وہ لوگ جو یہ نہیں چاہتے کہ ان کے برے اعمال سامنے آئیں وہ ہمیشہ یسوع اور اچھے لوگوں کی مخالفت کرتے ہیں جو کہ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ''یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہتا ہے تو اپنی خودی سے انکار کرے اور اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے'' (یوحنا16:24) اس نے فرمایا '' میرے نام کے سبب سے سب لوگ تم سے عداوت رکھیں گے۔۔۔ مگر آدمیوں سے خبردار رہو کیونکہ وہ تم کو عدالتوں کے حوالہ کریں گے اور اپنے عبادتخانوں میں تم کو کوڑے ماریں گے۔۔۔ بھائی کو بھائی قتل کے لیے حوالہ کرے گا اور بیٹے کو باپ اور بچے اپنے ماں باپ کے برخلاف کھڑے ہوں گے اور انکو مروا ڈالیں گے'' (متی 25-10:17
ہمیں دکھ اٹھانے کے لیے نہیں کہا گیا لیکن صرف یسوع کے قدموں کے پیچھے چلنے کو کہا گیا ہے۔ اگر بے انصافی میں انصاف کے لیے ستایا جانا ضروری ہوا تو برداشت کرو، یسوع کی پیروی کے لیے کہا گیا ہے تو ایسی صورت حال میں اگر راستبازی کے لیے یسوع کی طرح دکھ اٹھا نا پڑے تو اٹھاؤ۔ یسوع نے تمہارے لیے دکھ سہے' پطرس نے لکھا '۔۔مسیح بھی تمہارے واسطے دکھ اٹھا کر تمہیں

ایک نمونہ دے گیا ہے تاکہ اس کے نقش قدم پر چلو' (1پطرس2:21) اس جملے میں ایک خاص لفظ جو کہ پطرس نے اپنے خط میں استعمال کیا۔ یہ ہے یونانی لفظ ''ہوپوگریمس'' ۔ یہ اس زبان کے تمام ہجوں کو ظاہر کرتا ہے یعنی اگر کوئی یہ زبان سیکھنا چاہتا تو اس کے لیے مشقی کتاب میں سب سے اوپر تمام ہجے لکھ دیے جاتے اور سیکھنے والے کو کہا جاتا کہ بالکل اس کے جیسی نقل کرو تب تم سیکھ سکتے ہو۔ اسی طرح پطرس نے بھی یہی بتا یا ہے کہ ہم یسوع کی طرح راستبازی کے لیے دکھ اٹھانے کے لیے اتنے قریب سے اس کی پیروی کریں جتنی کہ ہم کر سکتے ہیں۔

ہم راستبازی کے لیے دکھ اٹھانے سے اپنی مرضی سے تین چیزیں حا صل کر سکتے ہیں۔ ہم بدی پر قابو پا سکتے ہیں، اچھائی کو بڑھاوا دے سکتے ہیں، اور یسوع کے راستہ کےمضبوط گواہ بن سکتے ہیں۔

سب سے پہلے ہم بدی پر قابو پا سکتے ہیں۔ راستبازی کے لیے دکھ اٹھانا برائی ہے۔ جب لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں تو اس کے لیے ہمارا خیال ہوتا ہے کہ برائی کا جواب برائی سے دیا جائے۔ لیکن یہ دنیا میں موجود برائی کو اور مضبوط کرسکتا ہے۔ چنانچہ ہمیں واضح کر کے بتایا گیا ہے کہ کسی بھی حالت میں برائی کے بدلے برائی نہیں کرنی۔ (رومیوں12:17) ہمیں بدی کے خلاف بھڑکنے کی بجائے،بدی کو برداشت کرنے کے لیے کہا گیا ہے، اس طرح ہم اس کی طاقت کو ختم کر سکتے ہیں۔ '' شریر کا مقابلہ نہ کرو بلکہ جو کوئی تیرے دہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اسکی طرف پھیر دے'' (متی5:39

جیسا کہ گیل وب کہتا ہے، بدی سے نمٹنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ تمام کے تمام سچ کے حقائق ہیں اور یہ بدی کو فتح کرنے کی تحریک دیتے ہیں اور یہ انسانوں کی مرضی میں پائے جاتے ہیں۔ جب یہ ایک تیر کی طرح کسی کے دل میں گاڑھ دیا جائےتو اس کی طاقت ختم ہو جاتی ہے اور وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ 'وہ جو دوسرا گال بھی پھیر دیتے ہیں' جب وہ راستبازی کے لیے ستائے جاتے ہیں، تو وہ یسوع کے کہنے کے مطابق مبارک ہیں کیونکہ جب وہ دل میں لگے تیر کی طرح بے عزتی اور زخم برداشت کرتے ہینتو بدی آگے نہیں بڑھ سکتی۔

دوسرا، ہم اچھائی کو اس برائی سے بھری دنیا میں پھیلا سکتے ہیں، ہم تب اچھائی کرنے کے لیے آزاد ہو سکتے ہیں جب ہم اپنے آپ کو راستبازی کے لیے ستائے جانے کے لیے تیار کر لیتےہیں۔ ہمارے دکھ سہنے کہ چاہ ہمارے اعمال کی آزادی ہے۔ یسوع فرماتا ہے، سیاق و سباق کے لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ لوگ تمہیں اچھائی کے لیے قتل کریں، 'کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہے وہ اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری اور انجیل کی خاطر اپنی جان کھوئے گا وہ اسے بچائے گا۔ (مرقس 8:35

وکٹر فرینک، جرمنی کے ایک کیمپ میں ایک یہودی دماغی امراض کے ماہر کے طور پر کہتا ہے، کہ اگر ہم اگر کسی بھی قیمت پر زندہ رہنے کے لیے اپنی اقدار

سے مصالحت کر لیتے ہیں تو ہم اپنی روح کھو دیں گے اور ’’ افریقی ناگ دیوتا کو ماننے والے بن جائیں گے‘‘ لیکن اگر راستبازی کے لیے ہمارا آخری فیصلہ مضبوط ہو گا تو ہم مصالحت نہیں کریں گے۔ اگر اس کے لیے مرنا بھی پڑے۔ ہم مبارک ہیں کیونکہ ہم اپنے ساتھ سچے ہیں اور ہمارے اندر انسانیت موجود ہے۔
تیسرا، ہم مضبوطی سے یسوع کے راستے کے گواہ بن سکتے ہیں۔ کسی کام کے لیے مر کر اس کو درست نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن محبت کا پیغا م جو دل میں لکھا جائے وہ آسانی سے مٹ نہیں سکتا۔ ایک تحریک جس کے لیے مرنا بہتر سمجھا جا رہا ہے ہو سکتا ہے کہ اس کے لیے جینا بیش قیمت ہو۔ ہماری برداشت یسوع کے راستے کو ظاہر کر سکتی ہے، جو کہ ہماری تاریک میں موجودہ معیشت کے کسی کونے کے لیے امید کی کرن ہے۔
یسوع ہم میں سے ان کو مبارک کہتا ہے جو کہ راستبازی کے سبب سے ستائے جاتے ہیں اگرچہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں انصاف کی تلاش میں عزت اور مقام نہیں دیا جاتا لیکن ہم آنے والی دینا میں یہ مقام ضرور حاصل کریں گے۔

آنٹی گلیڈس نے ہمیں آگے کا راستہ بتایا۔ نہ کہ انکل جارج۔

گلیڈ س سٹینز نی ویتھرہیڈ- 1951 میں پیدا ہوئیں۔ پیکس کراسنگ، جو کہ جنوب مغربی کوین لینڈ میں لیوچ کے تھوڑا باہر واقع ہے، میں بڑی ہوئیں۔ گلیڈس کی پرورش ہم ذاتوں میں ہوئی اور وہ ایک سچی میسحی بن گئی۔ سکول ختم کرنے کے بعد گلیڈ س نےلیوچ میں نرسنگ پڑھی اور لانسیسٹن اپنی مڈ یفری مکمل کی۔
گلیڈ س 1981 میں اپنے انڈیا کے دورے میں اپنے خاوند گراہم سے ملی۔ ایک آسٹریلوی جوانڈیا میں غریبوں کے لیے کام کرنے گیا تھا۔ خاص طور پر کوڑھ کے مریضوں کے لیے۔ گلیڈس بتاتی ہے کہ وہ لوگوں کے لیے اس کے اندر پیار سے بہت متاثر ہوئی اور یہ محسوس ہوا کہ گراہم میں اس کو وہ ساتھی مل گیا جس کی اسے تلاش تھی۔ ان کی شادی 1983 میں ہوئی، اور ان کے تین بچے تھے۔ ایک لڑکی، ایسٹر اور دو لڑکے، فلپ اور ٹیموتھی۔

اسی سال جب ان کی شادی ہوئی تو وہ اوڑیسہ، مایوربھنج میں بریپاڑا چلے گئے اور وہاں کوڑھ سے منسلک ادارہ سنبھال لیا۔ یہ ادارہ نہ صرف مریضوں کے علاج میں مدد کرتا بلکہ ان کی بحالی کے لیے تربیت فراہم کرتا اور ہاتھ سے کپڑا بنانے اور سبائی گھاس کی اشیاء بنانے میں مدد کرتا تھا۔ ان کی اپنی دودھ کی بڑی دکان تھی۔ گلیڈس بتاتی ہے کہ اس ادارے کے بارپپاڑا کے قصبے کے لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات تھےکیونکہ جب کبھی وہ بیمار ہوتے تھے، یا ان کو سانپ کاٹ لیتا تھا، تو لوگ ان کے گھر ان کا علاج کرنے کے لیے آتے تھے۔

گراہم اوریائی، سانتھالی اور ہو زبان میں ماہر تھا-اس نے ہو زبان میں بائبل کا ترجمہ کرنے میں ساتھ دیا تھا- جب بچے پیدا ہوئے، گلیڈس نے اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ مقامی زبانیں سیکھیں اور مقامی بچوں کے ساتھ کھیلیں- بشمول کوڑھ کے مریضوں کے بچوں کے جو اس ادارہ میں رہتے تھے-

سوامی اگنی ویش، جو کہ ہندوؤں کے معاشرہ کے ایک مشہور لیڈر تھے کہتے ہیں '' یہ سٹینی خاندان کی مقامی لوگوں سے پہچان ہے کہ انہوں نے سانتھالی زبان سیکھ لی- کیسا تضاد ہے ان لوگوں کے لیے جو کہ اس ملک کو چھوڑنا چاہتے ہیں- وہ سٹینی خاندان کی طرح نہیں ہیں کہ جو یہاں کی زبانیں بولتے ہیں- اور یہ کچھ لوگوں کا قیاس ہے کہ جیسے وہ اپنے بچوں کو کوڑھ کے مریضوں کے بچوں کے ساتھ کھیلنے دے سکتے ہیں-

گراہم اکثر جنگلیوں کے علاقوں میں مسیحیوں کو بڑھاوا دینے کے لیے کیمپ لگایا کرتا تھا- ان کیمپوں میں گراہم بائبل کی کلاس لیا کرتا تھا اور اس کے ساتھی صحت و صفائی کی- اور چودھویں جنگل بائبل کیمپ جو کہ ایک گاؤں منوہرپور میں لگایا، کو آدھی رات کے وقت جب گراہم، فلپ اور ٹیموتھی اپنی 1999 جنوری 23تو سٹیشن ویگن میں سو رہے تھے تو ان کی کار پر حملہ کیا گیا، ان کی گاڑی پر پیٹرول چھٹرک کر آگ لگا دی گئی اور گراہم اور دونوں لڑکے زندہ جل گئے-

میں دارا سنگھ جو کہ ایک ہندو انتہا پسند، جو کہ سٹینیوں کی بائبل 2000جنوری کی بشارت پر بہت برہم تھا، مایور بھنج کے جنگل میں سے گرفتار ہوا جو کہ اس 2003 میں کیس کی سنوائی ہوئی، اور ستمبر 2003ہولناک قتل میں شامل تھا- اپریل میں عدالت نے دارا سنگھ اور دوسرے بارہ لوگوں کو مجرم ٹھہرایا جو کہ سٹینیوں کے قتل میں شامل تھے- دارا سنگھ کو سزائے موت سنائی گئی اور باقیوں کو عمر قید سنائی گئی-

اسی وقت گلیڈس کو اموات کا پتہ چلا، دارا سنگھ کی تحریک سے پتہ چلا کہ وہ سب اس کے خاوند اور بچوں کو قتل کر کے بہت شرمندہ ہیں، گلیڈس نے قتل کرنے والوں کو عام معافی کی پیش کش کی-

گلیڈس کہتی ہے ' ایسا کچھ نہیں تھا کہ جس کے بارے میں سوچا نہیں تھا- لیکن جب میں نے سنا کہ خاندان کو قتل کر دیا گیا ہے، میں نے ایسٹر کو بتایا، میری بیٹی ہمیں ان کو معاف کردینا چاہیے جنہوں نے ان کو قتل کیا، کیا ہمیں نہیں کرنا چاہیے؟ اور اس نے کہا ''ہاں ممی ہمیں کر دینا چاہیے''

دو ہفتے بعد اس کے سکول سے کوئی مجھے ملا اور اس نے کہا ''مجھے یقین نہیں ہوتا کہ آپ اسے معاف کیسے کر سکتے ہیں- میری بیٹی نے بعد میں مجھے بتایا- ''ممی میں سمجھ نہیں سکتی کہ وہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہم نے ان کو معاف کر دیا ہے- '' تب میں نے سمجھا کہ کیسے یسوع کی تعلیمات نے میری بیٹی پر اثر کیا ہے- معاف کرنے سے شفا ملتی ہے- یہ دوسرے بندے کو دوبارہ سے زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتا ہے- اگر میں آپ کے خلاف ہوں اور میں تمہیں

معاف کر دیتی ہوں، تو برائی مجھ سے دور ہو جائے گی۔ یہ آپکو معافی قبول کرنے کا اور آگے بڑھنے کا موقع دوں گی۔ معافی سے دونوں کو یعنی معاف کرنے والے اور معافی پانے والے کو آزادی ملتی ہے۔ میرے دل میں کسی کے لیے نفرت نہیں ہے۔

عدالتی کاروائی کے دوران گلیڈس اور ایسٹر انڈیا میں رہے ' گراہم نہیں چاہتا ہوگا کہ میں اپنا سامان باندھوں اور آسٹریلیا چلی جاؤں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ میں لوگوں کی بہبود کے لیے کام کرتی رہوں۔ چنانچہ ایسٹر نے اپنی تعلیم ہاربن اُوٹی میں مکمل کی اور گلیڈس کوڑھ والے ادارے میں اپنا کام کرتی رہی۔ حال ہی میں گلیڈس ایسٹر کے ساتھ آسٹریلیا واپس آئی ہے جو کہ ادویات کی تعلیم حاصل کررہی ہے۔
سوامی اگنی ویش کہتےہیں ' کہ پورے ملک مینلوگ سرحدوں کو کاٹ رہےہیں، یہ اس بات کی علامت ہے روحانیت کے لیے بہترین لمحہ ہے۔ مسز گلیڈس سٹینز کی روحانیت اس کے ردعمل سے افشاں ہوئی۔ روح کے زخم جو اس کو اس کے پیارے خاوند اور بچوں کی موت سے ملے اس سے جو نفرت اس کے دل میں پیدا ہوئی، لیکن اس نے اپنے دماغ کو یہ اجازت نہیں دی کہ اس میں نفرت پیدا ہو سکے۔ اس لیے اس نے اپنے خاوند کے قاتلوں کو معاف کرنے میں اتنی جلدی کی۔ اس کی بس یہی دعا تھی کہ خدا کی وہ محبت جس نے اس کے خاوند کو متاثر کیا وہی محبت ان کے دلوں میں بھی پیدا ہو۔ اس کے اندر ان لوگوں کو پہچاننے کے لیے روحانی قابلیت تھی کہ جو نفرت کی وجہ سے پاگل ہوئے ہیں وہ بھی خدا کے سال کی لڑکی، ایسٹر، 13بچے ہیں اور وہ بھی معافی کے حقدار ہیں۔ اس کی لوگوں سے اس کے والد کے پیارکے لیےخداوند کا شکر کرتی ہے – خاص طوروہ لوگ جو کوڑھ کے ادارےسے منسلک ہیں۔ اور یسوع کی خاطر مرنے کو بہت بیش قیمت سمجھتی ہے۔ کیا اس طرح کے ردعمل بہت سے سخت دلوں کے پگھلنے کا باعث بنتے ہیں؟
انڈیا کے لوگوں کا گلیڈس اور ایسٹر کے متاثر کن رویے کے بارے میں شاندار ردِ عمل ہے۔ ملک کے تمام لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ بہت سے لوگوں نے حوصلہ افزائی کے لیے خطوط لکھے۔بہت سے مشہور ہندو راہنماؤں نے گلیڈس میں 2002کے ساتھ مسیحی ہونے کے ناطے یکجہتی کرنے کے لیے مارچ کیے۔ 2005امن کے لیے سرگرم لوگوں نے گلیڈس کو امن کا گاندھی شراکت ایوارڈ دیا۔ میں انڈیا کے صدر عبدالکلام جو کہ ایک مسلمان تھے انہوں نے گلیڈس کو ان کی خدمات کے سلسلے میں پدمیشری ایوارڈ سے نوازا، جو کہ ملک کے کسی بھی شہری کو دیا جانے والا بہت اہم ایوارڈ ہے۔

.

سوامی اگنی ویش کہتے ہیں ’ مسز سٹینز جیسے لوگوں کی وجہ سے مذہب کی سچی وضاحت ملتی ہے۔ سٹینز کے خاندان کے لیے یہ روحانیت یسوع کی زندگی کی مثال اور صلیب پر کفارہ سے قائم کردہ ہے جبکہ دوسروں کے لیے یہی جذبہ ان کی بنیادی روحانیت اور ان کی اپنی مذہبی رویات میں شامل ہے۔ ہم میں سے وہ جو اپنے مذاہب کی عزت کرتے ہیں وہ اس مشکل مثال سے متاثر ہونے میں فیل نہیں ہونگے۔ لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم اپنے مذاہب کے راہنماؤں پر زور ڈالیں۔ یہ ملک دھوکا بازی اور تشدد کی وجہ سے کھوکھلا اور تھک چکا ہے۔ اس معاملے میں کوئی بھی مذہبی انتظامیہ بے گناہ نہیں ہے۔ ایک قومی نقطہ نظر سے،سب سے پہلی اور اہم ضرورت یہ نہیں کہ لوگوں کو ایک مذہب سے دوسرے مذہب میں تبدیل کیا جائے بلکہ تمام مذاہب کو یہ چیلنج کیا جائے کہ وہ اپنے اپنے عقیدے کی صحیح تشریح کریں۔ کسی کے عقیدے کی اصلاح اور اس میں تبدیلی لانا وقت کی ضرورت ہے۔ انڈیا کا روحانی مقدر تب سنور سکتا ہے جب ہم اس بات کو سمجھ جائیں کہ خدا ہمارے ذاتی کاموں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ سچائی اور انصاف کے لیے پکارتے ہوئے محبت کے لیے قربان ہونے والے دل کو پسند کرتا ہے۔

ہم ہو سکتے ہیں۔

ہم وہ تبدیلی لا سکتے ہیں جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔

میرا ایمان ہے کہ ’نمونہ بنیں‘ ایک خیال ہے جس کا وقت آ چکا ہے۔ ہم گلیڈس کی طرح دنیا میں وہ تبدیلی لا سکتے ہیں جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ صرف تب ہی ممکن ہے جب ہم یسوع کے بتائے ہوئے رویوں کو اپنے اندر سما لیں جیسا کہ گلیڈس نے کیا۔

یہ وہ وقت ہے جب ہم رویوں کو دوبارہ سے استعمال کریں جو کہ اس دنیا کو مصروف کرنے کے لیے ایک تخلیقی ڈھانچہ ہے، اور دنیا میں وہ تبدیلی لائیں جو ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔

اگر ہم یسوع کے بتائے ہوئے آٹھوں روستوں کی پیروی کریں تو یہ قدم بہ قدم تمام روایات سے جڑے لوگوں کے لیے ایک انقلاب ہو سکتے ہیں۔ جب ہم میں سے چند لوگ رویوں کے مطابق زندگی گزاریں گے اور ان کا انتخاب کریں گے، تو ہمارے سیاست دان بھی لوگوں کی تقلید کریں گےاور انصاف اور امن کے لیے حکمتِ عملی بنائیں گے۔

جب آپ اس پر چلنا شروع کر دیں گے، تو میرا یہ ماننا ہے کہ آپ اپنی مخصوص زبان کے مطابق رویوں کے بارے ترجمہ حاصل کریں۔ آج کل بائبل کے بہت سے الگ الگ ترجمے موجود ہیں۔ بائبل کا وہ ترجمہ لیں جو رویوں کے بارے ہو اور جو لفظوں کے ذریعے آپ کے دل سے بات کر سکے۔ اگر آپ کو یہ تیار شدہ نہ

ملے تو ہمت نہ ہاریں۔ یہ کام بذاتِ خود کریں۔ خود اپنے لیے ترجمہ کریں۔ اس کی روح کو کلام کے مطابق رکیھں۔ اور تب جب آپ رویوں کے بارے میں ترجمہ حاصل کر لیں، اس کی اشاعت کرایں اور اس کو وہاں رکھیں جہاں سے آپ باقاعدگی سے اس سے استفادہ حاصل کر سکیں۔
اور پھر میرا مشورہ ہے کہ اپنے حالات کے مطابق مطلوبہ رویے کا انتخاب کریں جو آپ کو راہنمائی فراہم کر سکے۔ اپنے آپ سے سوال کریں کہ کونسا رویہ میرے موجودہ حالات کے مطابق ہے؟
اور جب آپ اس رویے کا انتخاب کرلیں جو آپ کے حالات کے مطابق ہو، تو غور کریں کہ اس میں آپ کے لیے کیا پیغام ہے، یہ مطلوبہ رویہ مجھے کیا بتاتا ہے اور کیا یہ میرے حالات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے؟ اس سوال کے جواب کے لیے اپنے دل کی آواز کو غور سے سنیں۔
ہوسکتا ہے کہ اس سوال کا جواب حاصل کرنے میں آپ کو چند منٹ ہی لگیں۔ لیکن بعض اوقات آپ کے کچھ مہینے بھی لگ سکتے ہیں۔ ہمت نہ ہاریں۔ اس سوال کو اپنے دل میں باندھے رکھیں اور تب تک انتظار کریں جب تک آپ کا دل آپکو جواب نہ دیدے۔ اور جب ایک دفعہ آپ کو یہ خیال مل گیا کہ اپنے حالات کے مطابق رویوں کو کیسے اپنے اندر سمانا ہے تو پھر آپ رویوں کو عمل میں لائیں۔
رویے ہمارا سامنا اس سچ سے کرواتے ہیں جو سیدھا خدا کے دل سے آتا ہے۔
کوئی بھی ہماری رائے کو چیلنج نہیں کر سکتا اور نہ ہی ہمیں رویونسے زیادہ خدا پرستی کی طرف بلا سکتا ہے ۔

ان رویوں کا حوالہ دینا مذہبی ہے۔ جبکہ ان پر عمل کرنا انقلابی۔

جب بھی رویوں پر عمل نہ کیا جائے تو یہ ایک گھسے پٹے فقرے کی طرح ہیں۔
مذہبی علم جو کہ غیر حقیقی اصولوں کے بارے ایک ایسی دنیا میں جو کہ رحم کرنے کے لیے کھوکھلی اور تھکی ہوئی ہے جو کہ اپنی آستین چڑھا کر ضرورت مندوں کا ہاتھ تھامنے سے انکار کرتے ہیں غیرمفید ہونے سے زیادہ بدترین ہیں
جب بھی رویوں کو عمل میں لایا جاتا ہے تو یہ مفید اصول بن جاتے ہیں،یعنی کلام کی بنیاد بن جاتے ہیں۔ ماسوا پنپنے والا-ذاتی ترقی اور معاشرتی تبدیلی ہمیں بہتر دینا کے خواب کے لیے کام کرنے کے لیے ہماری توجہ دلاتی ہے۔
ہم میں سے ہر ایک جو اپنے آپ کو ناکافی سمجھتا ہے اس کو اپنی قابلیت کو پہچاننا چاہیے۔ اور ہم میں سے ہر ایک جو ڈرتا ہے اسے عمل کرنے کے لیے اپنی ہمت کو پہچاننا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک جو اپنے آپ کو کمزور سمجھتا ہے اسے ہمارے اعمال کی قابلیت کو پہچاننا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک جو اپنے آپ کو غیر اہم سمجھتا ہے اسے اپنے افعال کی قیمت کو سمجھنا چاہیے۔

سچ کے لیے ہر عمل جھوٹ پر فتح ہے۔ محبت کے لیے ہر عمل نفرت پر فتح ہے۔ انصاف کے لیے ہر عمل ظالمیت پر فتح ہے۔ امن کے لیے ہر عمل قتل و غارت پر فتح ہے۔ اور ایک شخص کوئی قدم اٹھانے کے لیے جو بھی خطرہ اٹھاتا ہے، اس بات سے قطع نظر کہ وہ کتنا چھوٹا ہے، ایک بہتر دنیا بنانے کے لیے ایک معرکہ ہے۔
رویوں کو بہترین طریقے سے استعمال کریں جتنا آپ کر سکتے ہیں۔ محبت اور انصاف کریں جو کہ رویوں کا مرکز ہیں۔ غلطیاں کرنے کے بارے میں نہ سوچیں۔ اپنی غلطیوں سے سیکھیں۔ کچھ بھی جو کرنے کے لیے اچھا ہے، وہ بیش قیمت ہے، چاہے ہم اس کو برے طریقے سے ہی شروع کریں۔ لیکن اگر ہم واقعی کچھ اچھا کرنا چاہتے ہیں، تو جب بھی ہم کچھ کریں، تو اس کو بہتر طریقے سے کریں۔
‘جیسا کہ انہوں نے کہا ’ مشق انسان کو مکمل بناتی ہے
مجھے امید ہے کہ تبدیلی کے لیے ہماری تحریک کو آپ ضرور بڑھاوا دیں گے۔

1۔ تمام گھرجا گھروں کے لیے ہفتہ وار رویوں کا پڑھنا

ایک کالم جسکا عنوان تھا سرد ناکامی کرٹ وینیگٹ، امریکہ کے ایک مشہور مصنف نے لکھا کہ ’’کچھ وجوہات کی بنا پر، ہم میں سے بولنے والے مسیحی کبھی بھی رویوں کو بیان ہی نہیں کرتے۔ لیکن۔ اکثر ان کے آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں۔ وہ طلب رکھتے ہیں کہ دس احکام عوامی عمارتوں پر لگائے جائیں۔ اور ہاں یقنی طور پر وہ موسیٰ کے ہیں، نہ کہ یسوع کے۔ میں نے ان کو یہ مطالبہ کرتے کبھی نہیں سنا کہ پہاڑ کا پیغام، یعنی رویوں کو کسی جگہ لگا یا جائے۔ ’’بجا طور پر، ہمیں چاہیے کہ ہم کرٹ کا چیلنج قبول کریں، اور رویوں کو جہاں ہم سے ہو کسے ان کو لگاٸیں۔
میں اس بات سے واقف ہوں کہ کس طرح لوتھر نے اپنے وقت میں اصلاحات کے لیے کیسے اپنے پچانوے جامع لغات گھرجا گھر کے دروازے پر لگائے تھے جو کہ راہنما بنے۔ اسی طرح میں اس بات سے آگاہ ہوں کہ ہم رویوں کی ایک نقل نہ صرف اپنی نجی جگہوں۔ یعنی پلنگ کی پچھلی طرف لگائیں۔ بلکہ عوام الناس میں بھی لگائیں۔ جیسا کہ گھرجا گھر کے دروازے کے اوپر، ہو سکتا ہے کہ اس سے نئی اور بنیادی اصلاح معرضِ وجو دمیں آئے۔ جو نہ صرف اصولوں کی ایک اچھی تعلیم ہے بلکہ روش کے طور پرایک مشق ہے۔
تصور کریں کہ کیسا ہوتا، اگر ہم اپنے صرف اپنے عقائد کا دعویٰ کرنے کی بجائے، جو کہ (کم یا زیادہ) اخلاقی اطمینان رکھتے ہیں، ہم ہر ہفتے کا آغاز – رویوں۔ کوپڑھ کر۔اور ان کو منعکس کرتے۔ جس میں یسوع جیسے اخلاقی ردعمل پر زور ہوتا۔

(1) مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔
(2)مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔
(3)مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔
(4)
(5) مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔
(6)مبارک ہیں وہ جو دل کے پاک ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔
(7)مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب سے ستائے گئے کیونکہ آسمان کی بادشاہی
(8)ان ہی کی ہے۔

2- ہر مسیحی رویوں کے مطابق اپنا ہر دن گزارے

غریبوں پر زور دیا گیا (نہ کہ معیار یا امیری پر) - انسانیت کی مشق کریں
دنیا کی بے انصافی پر ماتم کریں۔ - خدا پرستی کی مشق کریں
غصہ کریں لیکن جارہیت نہ کریں۔ - اپنے آپ پر قابو رکھنے کی مشق کریں
انصاف کی تلاش کریں (نہ کہ بدلے کی) - راستبازی کی مشق کریں
ان سب پر رحم کریں جو ضرورت مند ہیں۔ - حلیمی کی مشق کریں
پورے دل سے راستی کرو۔ - ایمانداری کی مشق کریں
جنگ میں بھی امن کے لے کام کرو۔ - غیرمتشدد بننے کی مشق کریں
راستبازی کے لیے دکھ سہو (برداشت کےساتھ) - کاملیت کی مشق کریں

3- تمام مذاہب سے خیر خواہ لوگ گروہ بنائیں

زرا سو چیں کہ کیسا ہوتا اگر ہمارے گھرجا گھر، ہیکل، مندر اور مسجدیں ایک جذبے کے ساتھ مددگار گروہ کی صورت میں متحرک ہوتے اور لوگوں کو بنیادی پروگرام کے طور پر رویوں کے بارے علم دینے کے لیے کوشاں ہوتے؟
الف الف گروہوں نے ہماری شراب کی عادت چھڑانے کے لیے کیا کیا، نمونہ بننے والے گروہ معیار اور تشدد کی عادت کے لیے کچھ کر سکتے تھے، وہ ہمیں خالص انسان، مکمل طور پر زندہ، اورہمارے پڑوسیوں کواپنے آپ کی طر ح مکمل طور پر پیار کرنے کے لیے آزاد کر سکتے تھے۔

4۔ ہم چاہتے ہیں کہ تمام لوگ مخلص ہو کر دعا کریں۔

''اے خدا مجھے سکون عطا فرما تاکہ میں ان لوگوں کو قبول کر سکوں جن کو میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ مجھے کسی ایک کو بدلنے کا حوصلہ عطا فرما اورمجھے یہ عقل مندی بخش کہ میں جان سکوں یہ میں ہوں''
ایک دوسرے کی مدد کرنے کے قابل بننےکے لیے ''انقلابی بنیں'' ہم نے ایک ویب سائٹ بنائی ہے۔
ویب سائٹ کا نام ہے www.wecan.be
(جو کہ بیلجیم کے چند دریا دل لوگوں نے شروع کی)
یہ ویب سائٹ بنانے کا مقصد ہے کہ ایک دوسرے کو ابھارا جائے کہ ہم وہ اپنے آپ میں وہ تبدیلی لائیں جو ہم دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں
اس ویب سائٹ کے بنانے کا مقصد یہ ہے کہ ایک دوسرے کو ابھارا جائے کہ وہ 'نمونہ بنیں' اور رویوں کو اپنائیں۔ ہماری تر کییب یہ ہے کہ ہم ویب سے متعلقہ نیٹ ورک کو استعمال کرتے ہوئے نمونہ بنیں اور رویوں کی مشق کریں اور 'ہم ہوسکتے ہیں' کے مشن میں اپنے تجربات شئیر کر سکیں۔رویوں کے متعلق ہم اپنی آیت) اور جیسا 20-26 باب اس کی 6 (اور لوقا 1-12 باب اس کی 5عبارتیں متی کہ ہمارا منتروہ زریں قول جو کہ مہاآتما گاندھی نے کہا ''ہمیں ضرور وہ تبدیلی لانی چاہیے جو ہم دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں''

چھے مختلف طریقوں سے اس ویب سائٹ کے ذریعےلوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ لوگ۔۔۔

1۔ متاثر ہوں - گیتوں، تصاویر، اقوالِ زریں وغیرہ کے ذریعے۔

2. حوصلہ پائیں - دنیا بھر کی کہانیوں سے۔
3. معلومات حاصل کریں - موجودہ خبروں اور تبصروں سے۔
4. رابطہ رکھیں - مختلف گروہوں کے ساتھ
5. سرگرم ہوں - عملی تحریک کے ذریعے۔
6. متفکر بنیں - روحانی خوراک سے۔

چنانچہ لوگوں کو ’’متاثر ہونے کے لیے‘‘ اقوال زریں، گیت، اور تصاویر بھیجنی ہوں گی، حوصلہ افزائی کے لیے کہانیاں جس میں آپ کی اپنی کہانیاں بھی شامل ہوں، معلومات کے لیے خبریں، تبصرے، کالم اور اداریے، رابطہ رکھنے کے لیے بہت زیادہ سرگرم گروہوں کے نام، سرگرم رہنے کے لیے امن، محبت، انصاف اور سہارا دینے کے لیے تحریک، ہمیں زیادہ متفکر بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ غور فکر بھیجنی ہوں گی۔
ہماری دعا ہے کہ ہم وہ لوگ بن سکیں جو موجودہ حکومتوں کے خلاف ہیں۔

یاد رکھیے: کہ ہم دوسروں کو نہیں تبدیل نہیں کر سکتے۔ ہم صرف اپنے آپ کو تبدیل کرسکتے ہیں
چنانچہ آئیں ہم رویوں کے اپنی روز مرہ کی زندگی میں اپنے جسم کو حصہ بنائیں اور ہم وہ تبدیلی لائیں جو ہم دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

رویوں کے لیے حلف

میں وہ تبدیلی لاؤں گا/ گی جو میں دنیا میں دیکھنا چاہنتا/ چاہتی ہوں۔

1. میں دل سے غریبوں کے ساتھ پہچانا جاؤں گا/گی۔
2. میں دنیا میں انصاف کے لیے فریاد کروں گا/گی۔
3..میں غصہ کروں گا/گی لیکن جارہیت نہیں کروں گا/گی۔
4. میں انصاف کا طلب گار بنوں گا/گی حتیٰ کہ اپنے دشمنوں سے بھی۔
5.میں ان سب سے ہمدردی کروں گا/گی جو ضرورت مند ہیں۔
6.میں کاملیت کے لیے کام کروں گا/گی نہ کہ شہرت کے لیے۔
7.میں تشدد میں بھی امن کے لیے کام کروں گا/گی۔
8. میں دوسروں کو مصبیت میں ڈالنے کی بجائے خود تکلیف پرداشت کروں گا/گی۔

دستخط-------------------------------تاریخ-------------------------------
انتباہ:
ہمیں رویوں کو سنجیدگی سے لینا چاہیے
لیکن ہمیں اپنے آپ کو زیادہ سنجیدگی سے نہیں لینا چاہیے۔